نَحْمَدُہٗ و نُصلیّ علی رسولہٖ و علیٰ اٰلہٖ رسولہٖ

# ذریعۂ نجات

مؤلف: الحاج سید بدر الحسن الرضوی ہلّوری کربلائی

# فہرست مضامین


| نمبر شمار | مضامین | صفحات |
|---|---|---|
| ۱ | دیباچہ | ۴ |
| ۲ | آخرت تک کی منازل | ۸ |
| | ۱۔ پہلی منزل: موت | ۸ |
| | ۲۔ دوسری منزل: قبر | 13 |
| | ۳۔ تیسری منزل: برزخ | ۱۷ |
| | ۴۔ چوتھی منزل: قیامت اور میدان حشر | 19 |
| ۳ | مخصوص اعمال ووظائف | ۲۳ |
| | ا۔ سکرات میں آسانی کے لئے | ۲۵ |
| | ب: مرنے میں جلد راحت کے لئے | ۲۷ |
| | ج: نزع کے عالم کے لئے دوسروں کے اعمال | ۲۹ |
| | د: موت میں آسانی کے لئے اعمال | ۳۱ |

| | | |
|---|---|---|
| | ح: قبر میں پہلی شب کے عذاب کو روکنے کے اعمال | ۳۶ |
| | و: وحشت قبر کے لئے مفید اعمال | ۳۸ |
| | ز: فشار قبر کے اسباب | ۳۹ |
| | ہ: عذاب قبر سے نجات دینے والے اعمال | ۴۰ |
| ۴ | منکر و نکیر کے سوالات کا صحیح طور پر جواب دینا | ۴۵ |
| ۵ | برزخ کے لئے مفید اعمال | ۴۷ |
| ۶ | قیامت کی سختی سے محفوظ رکھنے والے اعمال | ۴۸ |
| ۷ | قبروں سے زندہ ہو کر نکلنے والوں کا احوال | ۵۱ |
| ۸ | امت مرحومہ کے گنہگار بندوں کی حالت | 53 |
| ۹ | قیامت کی ہولناکیوں سے بچنے کے اعمال | 5۵ |
| ۱۰ | پُل صراط سے گزرنے میں آسانی پیدا کرنے والے چند اعمال | 58 |

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہم اسی وحدہٗ لاشریک کی حمد و ثنا کرتے ہیں۔ جس نے اپنی قدرت کاملہ سے ساری کائنات اور فضائے بسیط تخلیق کی۔ اس میں ہم انسانوں کو پیدا کیا اور قوت گویائی کی عظیم نعمت عطا فرمائی۔ عقل و علم سے نوازا تا کہ اس کی صنّاعی سمجھ سکیں۔ اس میں طرح طرح کی نعمتیں بنائیں تا کہ اس سے فیض حاصل کر سکیں اور اس کا شکر ادا کریں۔ اس نے موت و حیات کو پیدا کیا تا کہ ہم اس امتحان سے اپنے آپ کو کسی قابل بنا کر روز محشر خود کو پیش کر سکیں۔

اُس کے رسول ﷺ اور ان کی آل پر اللہ اور ملائکہ کے ساتھ صلوات بھیجتے رہتے ہیں۔ جنھوں نے ہماری ہدایت اور صراطِ مستقیم پر قائم رہنے کے طریقے بتائے اور وہی ہمارے لئے قیامت میں ذریعہ نجات بنیں گے۔ خلاقِ عالم کا کوئی کام مصلحت سے خالی نہیں ہے۔ اور کوئی بھی خلقت بے کار نہیں؟ حکمت سے پُر ہے۔ دنیائے فانی میدان عمل ہے۔ دائمی زندگی کی تیاری کے لئے۔

ہاں! سب تعریفیں اس وحدہٗ لاشریک کے لئے ہیں جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ جو یکتا ہے۔ 'احد' ہے اپنی مثال آپ ہے۔ وہ خلاّقِ عالم ہے۔ وہی سب کا پروردگار ہے۔ اپنی شناخت کے لئے کچھ بزرگ و اعلیٰ ہستیاں۔ اپنے ہی نور سے بنائیں۔ اپنی قدرتِ کاملہ کی ایک جھلک اس کائنات

کے خلق کرنے میں دکھائی۔ پھر اپنے ہی دستِ قدرت سے آدم علیہ السلام کی تخلیق کی اوراس کی قدرت کا مشاہدہ کرنے، اس کو سمجھنے اور اس کے نظام کے چلانے کی صلاحیت پاکر اس دنیا میں بسایا۔ بنی آدم کو عقل دے کر اچھے بُرے کی تمیز عطا کی تا کہ اس دار المحن کی بھٹی میں تپ کر کون کندن ہوا اور کون اسی دنیا کی فانی رعنائیوں میں کھو گیا، معلوم ہو جائے، لیکن بندہ، اپنے خالق سے کیا ہوا وعدہ بھلا بیٹھا۔

اس بشر کو پرکھنے کے لئے اس نے اپنی حکمتِ کاملہ سے حیات و موت کی تخلیق کی تا کہ موت، قبر اور برزخ کی منزلوں سے گزر کر روز محشر ان کو اپنے اعمال کے مطابق جزا و سزا دے۔ اس کے لئے جنت اور جہنم پیدا کیا۔

آدمی کی آنکھ بند ہوئی روح و جسم کا رشتہ ٹوٹا۔ پھر قبر کی منزل اور پھر بظاہر لاعلمی کا لامتناہی دور 151 لیکن نہیں اس پیدا کرنے والے نے اپنے بندوں پر نوازش کی بارش جاری رکھی۔ ہم پر نظر کرم کیا۔ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ طاہرین کے ذریعہ اس لاعلم کو بھی ہمارے علم میں شامل کر دیا۔

کیا کیا منزلیں ہیں۔ کیا کیا ہو گا اور ان دیکھی تکالیف، عتاب و عذاب جو کہ موت کی جانکنی کی حالت، قبر میں اترنے، سوال و جواب کا ہنگام، فشار قبر برزخ کا زمانہ، قیامت اور میدان حشر کی ہولناکیوں سے خبر دار کیا۔ اور اللہ

کے غضب سے بچنے کے لئے راستے بھی دکھائے۔ نیک عمل بتائے جو کافی حد تک انسان خود کر سکتا ہے۔ ورنہ اس کے وارثوں کے ذریعے ان کا اجر مل سکتا ہے۔

بہر صورت وہ حالات اور کیفیات جن سے ہر شخص دوچار ہو گا ان کی تفصیل پہلے علامہ الشیخ عباس قمی رحمۃ اللہ علیہ نے 'منازل آخرۃ' کے نام سے تالیف فرمائے جس کا اردو ترجمہ عمدۃ الواعظین مولانا غلام حسین مظہر سلطان الافاضل نے فرمایا اور عباس بُک ڈپو ایجنسی نے درگاہِ حضرت عباس علیہ السلام رستم نگر، لکھنؤ ۳ سے شائع کیا۔ اس سلسلے میں آیۃ اللہ سید عبدالحسین دست غیب رحمۃ اللہ کی کتاب 'المعاد' کے دامن میں بھی اس قسم کا ذخیرہ موجود ہے۔

مندرجہ حقائق اسی سے اخذ کئے گئے ہیں اور اپنے روزمرّہ کے ورود میں استفاضہ کیا ہے۔ پھر صاحب زادگان، سید محمود عباس سلمہٗ کی تحریک اور حسن عباس رضوی، منظر عباس، ثناء العباس اور حیدر عباس سلمہم کے اصرار پر اس رسالے کی صورت میں اپنے عزیز و اقارب اور احباب محترم کے فیض اور مرحوم والدین اور اعزّاء کے ثواب کی خاطر پیش کیا جا رہا ہے۔

یہ ہماری اور اس کتابچے کی خوش قسمتی ہے کہ خلف اکبر سید محمود عباس سلّمہ کی کوششوں سے حجۃ الاسلام والمسلمین عالیجناب علاّمہ سید ابن حسن نجفی صاحب مُقیم مسقط تک پہونچ ہوئی اور آپ نے اپنی دینی

مصروفیات اور خرابی صحت کے باوجود کافی توجہ فرمائی اوراپنے مفید اور قیمتی مشوروں سے عملاً نوازا اور جگہ جگہ مناسب اصلاح فرمائی۔ جس سے اس رسالے کی عام فہمی اور سلاست میں اضافہ ہوا۔ ہم موصوف کے بے حد شکر گزار ہیں۔

دینی رسالے کی طرف ہمارا یہ پہلا قدم ہے۔ اللہ اپنی رحمت سے غلطیاں، بھول چوک اور کوئی نازیبا کلمہ نادانستہ طور پر نکل گیاتو در گزر فرمائے اور اپنے لطف و کرم سے قبول فرمائے اور ہم سب کو توفیق عطا کرے کہ چہاردہ معصومین کے صدقے میں ان اعمال کی اہمیت کو صحیح طور پر سمجھ سکیں اور اس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکیں اور منازل آخرۃ کی تکالیف کو دور کر سکیں۔

آمین یارب العالمین۔ وصلی اللہ علیٰ محمد و آلہ۔

الحاج سید بدر الحسن الرضوی ہلّوری کربلائی

# جانکنی کے عالم سے روز حساب تک کے مراحل

اس دار فانی سے رخصت ہو کر عالم جاودانی میں اپنے انجام تک پہونچنے کے لئے مختلف مدارج سے ہر فرزند آدم کو گزرنا پڑتا ہے۔

۱۔ پہلی منزل۔ موت

۲۔ دوسری منزل۔ قبر

۳۔ تیسری منزل۔ عالم برزخ

۴۔ چوتھی منزل۔ قیامت اور میدان حشر

۵۔ پانچویں اور آخری منزل۔ جنت یا جہنم

آیئے: اب ان مراحل کو سمجھنے کے لئے ذرا مختصر سا جائزہ لے لیں۔

## (۱) پہلی منزل: ﴿موت﴾

سورہ الملک میں باری تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اس ذاتِ بابرکت نے حیات اور موت کو پیدا کیا تاکہ آزمائے کہ تم میں سے کس کے اعمال اچھے ہیں۔ موت برحق ہے۔ موت دراصل روح کا بدن سے تعلق ختم ہونے کا نام ہے۔ اللہ ہی کے حکم سے ملک الموت انسان کی روح قبض کرتا ہے۔

بعض لوگ موت کے وقت بے انتہا تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ روایت میں ہے کہ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی بدن کو قینچی سے کاٹ رہا ہے۔یا جیسے چکّی میں پیسا جارہا ہے۔

منقول ہے کہ انسان کی روح ایسے قبض ہوتی ہے گویا کہ ایک ریشمی کپڑا کانٹوں کی جھاڑی پر ڈال دیا گیا ہے اور اسے کوئی کھینچ رہا ہے لیکن ان ہی لوگوں میں بعض کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے پھول سونگھ رہا ہے۔اس بات کا یہاں سمجھ لینا بہت ضروری ہے کہ یہ کوئی قاعدہ کلّیہ نہیں ہے کہ ہر مؤمن کی جان آسانی کے ساتھ قبض ہوتی ہے۔اگرچہ خدا کا لطف و کرم ساتھ ہوتا ہے۔ لیکن بعض گناہوں کی پاداش میں جان سختی سے نکلتی ہے تاکہ مؤمن اس دنیا سے گناہوں سے پاک صاف جائے۔ لیکن کفّار کے لئے یہ سختی آخرت کے عذاب کی زیادتی کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔

کبھی یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ کفّار و فسّاق کی روح آسانی سے نکل جاتی ہے۔ کیوں کہ آخرت میں بہر حال عذاب پانے والے ہیں۔ لیکن اس دنیا میں انھوں نے کچھ اچھے کام کئے ہیں جس کا بدلہ تو ملنا ہی ہے تاکہ آخرت میں اس کا اچھے اور نیک کاموں کے معاوضے کا مطالبہ ختم ہو جائے کہ اور یہاں اس چیز کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ موت کافر کے لئے پہلی بد بختی ہے چاہے جان آسانی سے نکلے یا سختی سے۔ لیکن یہی قبض روح مؤمن

کے نعمت اور سعادت ہوتی ہے۔ چاہے سکرات میں سختی ہو یا آسانی۔

**"لہٰذا نزع کے عالم کی سختی یا آسانی کو کفر و ایمان کی کسوٹی نہیں بنانا چاہئے۔"**

ایک اہم نکتہ یہاں واضع کرنا ضروری ہے کہ مؤمن موت کو بُرا نہ سمجھے بلکہ محبوب اور اللہ سے ملنے کا وسیلہ سمجھے۔ آخرت کے لئے سامان مہیّا اور کارِ خیر کرتا رہے۔

موت اگر جلدی آتی ہے تو اس کو نعمت جانے کہ اللہ نے دنیا کی صعوبتیں ختم کر دیں اور مزید گناہ سے بچالیا۔ اور اگر طولانی عمر وعطا فرمائے تو بھی راضی رہے کہ توبہ کرنے اور نیک اعمال میں اضافے کا مزید موقع ملا ہے۔

## سکراتِ موت اور جانکنی کا عالم:

روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ طاہرین علیہم السلام ہر مرنے والے کے سرہانے آتے ہیں۔ چاہے وہ مؤمن ہو یا کافر۔ یہ ملاقات مؤمن کے لئے نعمت خداوندی اور منافق و کافر کے لئے قہر جبّار۔

دوسری طرف شیاطین اپنے ساتھیوں کے ساتھ موجود رہتے ہیں تا کہ مرنے والے کو شک میں مبتلا کر دیں اور کسی صورت سے اس کا ایمان چھن جائے اور وہ دنیا سے منکر اٹھے۔ لیکن اللہ کریم اپنے بندوں کو گناہوں

سے تائب ہونے کا موقع روح کے گلے میں آنے تک دیتا ہے۔ تاکہ دنیا سے وہ تائب اٹھے اور عذاب کے بدلے رحمت کا مستحق ہو۔

## احتیاط:

اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ مرنے والے کے پاس پاک و صاف اور طاہر لوگ جائیں اس لئے کہ فرشتے نجاست سے کراہیت محسوس کرتے ہیں۔

## مرنے والے کے پاس کے اعمال:

جو آدمی نزع کی حالت میں ہو اس کے پاس مندرجہ ذیل اعمال بجا لاتے رہیں۔

۱۔ سورہ یٰسین (سورہ ۳۶، پارہ ۲۲) کی تلاوت

۲۔ سورہ الصّافّات (سورہ ۳۷، پارہ ۲۳) اور

۳۔ کلماتِ فَرَج:

لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ. لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ. سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبُّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَ رَبُّ الْاَرْضِیْنَ السَّبْعِ وَ مَا فِیْہِنَّ وَمَا بَیْنَہُنَّ وَمَا فَوْقَہُنَّ وَمَا

تَحْتَہُنَّ وَہُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

یہ مرنے کے لئے جلد راحت کا سبب بنتے ہیں۔

## موت کے بعد قبر تک:

روح قبض ہونے کے بعد بھی اپنے جسم کے اوپر ٹھہری رہتی ہے۔ غسّال کا سخت ہاتھ میّت کو ایسا محسوس ہوتا ہے۔ جیسے کہ اس کا جسم پیٹا جا رہا ہو۔ اس لئے غسل دینے والے نرم ہاتھ میت کو لگائیں اور آہستہ آہستہ غسل دیں۔

دفن کے بعد جب اپنے پرائے مشایعت کرنے والے جانے لگتے ہیں تو میّت کی روح کو تنہائی کا احساس ہونے لگتا ہے اور قبر کے ہول کا خوف اور صرف اپنے اعمال کا بھرسہ رہتا ہے۔

اللہ کا کرم اپنے بندوں پر یہ بھی ہے کہ سب سے پہلی بشارت جو مؤمن کو دی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ نے تجھے اور تیری جنازے کی مشایعت کرنے والے مؤمنین کے تمام گناہ بخش دیئے ہیں۔

## (۲)دوسری منزل: ﴿قبر﴾

### وحشتِ قبر:

قبر کی تاریکی، تنہائی اور ہولناکی سے مانوس ہونے کے لئے میّت کو تدفین کے لئے قبر میں فوراً نہیں اتارنا چاہیئے بلکہ نماز جنازہ کے بعد میت کو قبر کے قریب لے جانے کے پہلے دو منزلیں کرنی چاہیئے تاکہ وہ منکر و نکیر کے سوالات کے لئے تیار ہوسکے اور وحشت کم ہو جائے۔

### قبر میں منکر و نکیر کے سوالات:

جس طرح موت حق ہے اسی طرح قبر میں مرنے کے بعد منکر و نکیر کا سوال بھی حق ہے اور جزوِ ایمان ہے۔

سوالات مؤمن اور کافر دونوں سے کئے جاتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو ان چیزوں کا منکر ہے وہ ہمارے شیعوں میں نہیں ہے۔

(۱)معراج، (۲)سوال قبر، (۳)شفاعت

### قبر کے سوالات:

مروی ہے کہ قبر میں دو فرشتے ڈراونی صورت میں آتے ہیں اور

سوال کرتے ہیں:

۱۔ تیرا رب کون ہے۔ ۲۔ تیرا نبی کون ہے۔

۳۔ تیرا دین کیا ہے۔ ۴۔ تیرا امام کون ہے۔

چونکہ میّت گھبرائی ہوئی ہوتی ہے اور جواب دینا مشکل ہوتا ہے اس کی مدد کے لئے دو مقامات پر ان اعتقادات کی تلقین کی جاتی ہے۔

قبر میں منکر نکیر، تین چیزوں کا سوال کریں گے۔

(۱) عقائد

(۲) جوانی کیسے گزاری اللہ کی اطاعت میں یا لہو و لعب میں۔

(۳) روزی کیسے کمایا اور کیسے خرچ کیا۔ (حلال طریقہ سے یا حرام طریقہ سے)

## قبر میں اتارنے کے بعد:

۱۔ بہتر ہے کہ دائیں ہاتھ سے دائیں کندھے اور بائیں ہاتھ سے بائیں کندھے کو اس کے نام آنے پر حرکت دیں اور تلقین پڑھیں۔

۲۔ دوسرے جب میّت کو دفن کر دیا جائے۔

سُنّت ہے کہ اس کا قریبی رشتہ دار لوگوں کے چلے جانے کے بعد قبر کے سرہانے بیٹھ کر بلند آواز سے تلقین پڑھے (جو کہ عام طور سے لوگ نہیں کرتے ہیں) بہتر ہے کہ دونوں ہتھیلیوں کو قبر پہ رکھے اور اپنے کو قبر کے نزدیک لے جائے اس کے لئے کسی دوسرے سے بھی تلقین پڑھوا سکتا ہے۔

## فائدہ:

منکر و نکیر آتے ہیں اور مؤمن کی قبر پر تلقین پڑھتے ہوئے سنتے ہیں۔ ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ آؤ چلیں اس کی حجّت کے لئے تلقین پڑھ دی گئی ہے اور اب سوال پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

## پہلی شب:

پہلی شب میّت پر قبر میں بہت سخت اوروحشت ناک ہوتی ہے۔ جس میں کمی کے لئے دو رکعت نماز ہدیۂ میّت اور دو رکعت نماز وحشت پڑھنی چاہئے۔ جس کا طریقہ مندرجہ ذیل ہے۔

## ترکیب:

پہلی رکعت میں سورہ حمد ایک بار اور ایک بار آیۃ الکرسی دوسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد ۱۰/ مرتبہ سورہ انّا انزلناہ پڑھے۔ پھر سلام پڑھ

لینے کے بعد یہ کلمات پڑھے۔

اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَابْعَثْ ثَوَابَہَا اِلَی قَبْرِ فَلاں ابن فلاں۔(اس جگہ میّت کا نام لے)

نوٹ: مزید تفصیل کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر ۳۶ اور ۳۷

## تنگی وفشار قبر:

مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس کے گناہ معاف نہ ہوں گے اس کے لئے قبر میں جو کچھ ہو گا وہ موت سے زیادہ سخت ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ قبر کی تنگی، فشار، قید اور تنہائی سے ڈرو۔ قبر یا تو جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے۔ یا جہنم کی آگ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

اس عذاب سے بچنے کے لئے امام جعفر صادق علیہ السلام کی دعائیں آگے مذکور ہیں۔

## دعائیں اور اعمال

وہ افعال جن سے فشار قبر ضرور ہوتا ہے۔(لہٰذا ان سے بچنا چاہئے)۔

۱۔ پیشاب کی نجاست کو معمولی سمجھنا۔

۲۔ نکتہ چینی اور تنقید کرنا۔

۳۔ غیبت کرنا

۴۔ قطع رحمی۔ یعنی رشتہ داروں سے قطع تعلق

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی مؤمن بھائی کی امداد نہیں کرتا ہے تو اللہ اس کی قبر میں ایک بہت بڑا اژدہا مسلّط کرے گا۔ جو اس کا انگوٹھا قیامت تک کاٹتا رہے گا۔ اگرچہ یہ گناہ اس کا بخشا جا چکا ہو۔

## (۳) تیسری منزل: ﴿برزخ﴾

برزخ کے عربی میں معنی ہیں 'پردہ' یا 'آڑ' جو دو چیزوں کے درمیان حائل رہتی ہے۔ شرعی معنوں میں یہ وہ عالم ہے۔ جس کے بارے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کی قسم مجھے تمہارے برزخ کا زیادہ خوف ہے۔

معصومین کی شفاعت تو اللہ قیامت میں قبول کرے گا۔

# وادئ السلام اور وادئ برہوت

## وادی السّلام

میت کے دفن کے بعد قبر میں جو کچھ جسمانی طور پر ہوتا ہے۔ اس کے بعد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے مطابق مرنے والے مؤمن کی روح جسم مثالی کے ساتھ نجف اشرف میں حضرت مولائے کائنات کے حرم کے پاس وادی السّلام (قبرستان) میں پہونچ جاتی ہے۔ چاہے وہ مؤمن دنیا کے کسی کونے میں انتقال کرے لیکن اس روح کا تعلق اپنے مدفن سے رہتا ہے۔ اور اگر وہ مؤمن وہیں وادی السّلام میں دفن ہے تو اس کی سعادت اور بڑھ جاتی ہے۔ پھر وہ روح وہاں قیامت تک اللہ کریم کے لطف و کرم سے مستفیض ہوتی رہتی ہے۔

## وادئ برہوت

اسی طرح جو کثیف اور خبیث ارواح ہیں وہ وادئ برہوت میں مبتلائے عذاب رہتی ہیں۔ یہ وادی یمن میں ایک بیابان اور خشک صحرا ہے جہاں آب و دانہ کا نام و نشان تک نہیں ہے۔ اور جہاں پرندے بھی خوف سے نہیں گزرتے۔ یہ وادی برزخی عذاب کا مظہر ہے۔

# (۴)چوتھی منزل:﴿قیامت﴾

اللہ تعالیٰ نے سورہ اعراف میں فرمایا کہ 'قیامت زمین و آسمان پر رہنے والے ملائکہ، جن وانس کے لئے اپنے شدائد اور ہولناکیوں کے اعتبار سے سنگین اور گراں ہے اور اچانک آجائے گی۔ 1ے

ایک روایت میں ہے کہ کوئی فرشتہ آسمان وزمین، فضاو پہاڑ، صحرا اور دریا میں ایسا نہیں، جو ہر جمعہ سے اس لئے ڈرتا ہو کہ کہیں اس جمعہ کو قیامت برپا نہ ہو جائے۔

## صوراسرافیل:

اللہ تعالیٰ جب قیامت برپا کرنے کا ارادہ فرمائے گا تو اسرافیل کو حکم دے گا۔ دوسَر والا صور جس کا ایک سرا زمین کی طرف رکھے گا، پھونکے گا تو سارے زمین والے مرجائیں گے اور جب آسمان کی طرف کی شاخ پھونکے گا تو آسمان کی مخلوق فنا ہو جائے گی پھر اللہ کے حکم سے اسرافیل بھی مرجائیں گے۔

پھر اللہ کے حکم اور مرضی کے مطابق سب مخلوقات فنا رہیں گی۔ اس کے بعد پھر اللہ کے حکم سے اسرافیل دوبارہ زندہ ہوں گے پھر بحکم الٰہی

---

1 آیۃ نمبر ۱۸۶

دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو ساری مخلوقات دوبارہ زندہ ہوجائے گی۔

اس کی بعد دوبارہ زندہ ہوئی مخلوق کا حیرت و استعجاب کی حالت میں برسوں قبر میں کھڑے رہنا اور امّت مرحومہ کے لوگوں کا بھی مختلف شکلوں میں اور سب کا میدان حشر میں افتاں و خیزاں حاضر ہونا، اپنے نامۂ اعمال کے داہنے یا بائیں ہاتھ میں پائے جانے کا تجسس، میدان حشر کی ہولناکی، سب کا نفسی نفسی میں پڑے رہنا، پیاس کی شدت، غرض کہ بندوں پر کیا کیا نہ گزرے گی، واحد القہّار کے دربار میں پہونچنے کے لئے۔

ایک مرحلہ اور بھی آئے گا، جب 'حقوق العباد' کا حساب ہوگا اور اس کی وجہ سے وہ روک لیا جائے گا۔ اگر ربّ کریم کا فضل شاملِ حال ہوگا تو جو مطالبہ رکھتا ہے، اس کو ترغیب دی جائے گی معاف کرنے کی، تاکہ اس کے بدلے مطالبہ کرنے والے کو اس کا اجرِ خیر ملے اور جس کو معاف کیا جائے گا اس کو راحت۔

اس سلسلے میں ہمارے چوتھے امام حضرت زین العابدین علیہ السلام گریہ کرتے تھے اور یہ دعا پڑھتے تھے۔

يَا اِلٰهِیْ عَامِلْنَا بِفَضْلِکَ وَلاَ تُعَامِلْنَا بِعَدْلِکَ يَا کَرِيْمُ۔

**"الٰہی! ہمارے ساتھ اپنے فضل کے ذریعے معاملہ کر، نہ کہ عدل کے ساتھ، اے کریم۔"**

جب سب کو نامۂ اعمال اور میزان اعمال کی منزل سے گزر کر اور اللہ کا فیصلہ پا کر جہنم یا جنّت کی طرف بھیجا جائے گا تو جو نیک اور صاحبانِ ایمان ہیں وہ تو پلِ صراط کے ذریعے جنت کی طرف روانہ ہوں گے اور دوسرے لوگ سیدھے جہنم میں جھونکے جائیں گے۔

## پُل صراط

پل صراط پر وہی لوگ جا سکیں گے جن کے پاس حبّ علیؑ کی سند ہو گی۔ یہ پل جہنم کے اوپر سے گزرے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز اور آگ سے زیادہ گرم ہو گا۔

خالص مؤمن تو اس پُل سے بجلی کی طرح گزر جائیں گے۔ بعض لوگ بڑی مشکل سے پار ہوں گے اور بعض لوگ پھِسل پھِسل کر جہنم میں گر جایا کریں گے۔

ایک روایت میں جناب سیّدہ علیہا السلام سے منقول ہے کہ:

**"ہمارے ماننے والوں میں شفاعت پانے والا آخری نفس ۴۰ ہزار سال کے بعد جہنم سے نجات پائے گا اور پھر بہشت میں جائے گا۔"**

ایک اور روایت میں حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ:

**"ہمارے گنہ گار محبّوں میں سے آخری نفس ۴، لاکھ برس کے بعد جہنم سے نجات پائے گا، ہماری شفاعت سے اور پھر جنت میں جگہ پائے گا۔"**

بہر حال پُل صراط کے سات چیک پوسٹ سے گزرنا ہو گا۔ یہ سات موقف علی الترتیب یہ ہیں۔

۱۔ صلۂ رحمی، امانت اور ولایت

۲۔ نماز　　　　۳۔ زکوٰۃ

۴۔ روزہ　　　　۵۔ حج

۶۔ طہارت　　　　۷۔ مظالم، حقوق الناس

ان فرائض اور واجبات میں اگر کوئی کمی یا نقص رہ گیا ہے تو وہ مقررہ مدّت تک روک لیا جائے گا، یا پھر لطف خداوندی سے آگے بڑھ جائے گا۔ نہیں تو مقررہ وقت تک جہنم میں گرا رہے گا۔ پھر شفاعت پا کر اسی موقف (چیک پوسٹ) پر آکر آگے بڑھے گا۔

اسی طرح ساتویں اور آخری چیک پوسٹ سے بخیریت گزر کر جنت میں جگہ پائے گا اور جہنمی اپنی قسمت اور اعمال کو کوسے گا اور جنّتی اللہ کا شکر ادا کرے گا کہ اس نے اپنا وعدہ پورا کیا۔

# مخصوص اعمال

# و

# وظائف

# مخصوص اعمال و ظائف

حالت نزع سے قیامت، میدان حشر میں پُل صراط سے گزرنے تک مختلف مراحل کی آسانی، مشکلات اور اللہ کے عذاب سے محفوظ ہونے اور اللہ کے لطف و کرم کے مستحق ہونے کے لئے ربّ کریم نے اپنے خاص بندوں (ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ مطہرین علیہم السلام) کے ذریعے ہم تک کچھ مخصوص اعمال خاص خاص گناہوں سے اجتناب کے لئے تعلیم فرمائے ہیں۔ جن میں اکثر ہم خود اپنی زندگی ہی میں پابندی کے ساتھ بجالاسکتے ہیں۔ ورنہ پھر مرنے کے بعد اللہ کے کرم سے وارثوں اور دوسرے لوگوں کے ذریعے۔

ان ہی مخصوص اعمال اور ممنوعات پر ہیز کرنے کے طریقے آگے اختصار کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔

اخیر میں یہ کہنا ضروری سمجھا جارہا ہے۔ کہ اعمال کے فوائد اور اثرات کی اہمیت کا اور اجاگر ہونے کے لئے آیت اللہ سید عبدالحسین دست غیب شیرازی مرحوم کی کتاب المعاد اور علاّمہ الشیخ محمد عباس قمیؒ رحمۃ اللہ علیہ کی 'المنازل الآخرۃ' (ترجمہ جناب عمدۃ الواعظین مولانا غلام حسین مظہر سلطان الافاضل ناشر عباس بک ایجنسی لکھنؤ) سے ضرور استفادہ کیا جائے۔

یہ اعمال آدمی اپنی زندگی میں خود کرے کچھ اعمال ایسے ہیں کہ اگر زندگی میں نہ ہو سکیں تو مرنے کے بعد دوسرے کریں تو بھی ثواب اس کو پہونچے گا۔ لیکن کچھ اعمال ایسے ہیں کہ دوسرے ہی کر سکتے ہیں مرنے کے بعد۔ کچھ اعمال روزانہ، کچھ شب و روز، کچھ شب جمعہ و روزہ جمعہ اور کچھ رجب، شعبان اور ذی قعدہ کے مہینوں میں کرنے کے ہیں۔

## I۔ روزانہ کے اعمال و ظائف

### (ا) سکرات میں آسانی کے لئے (ہمیشہ)

ا۔ حاکم اور صاحب اختیار کا ظلم نہ کرنا۔ بلکہ عدل و انصاف اور رحم سے معاملات طے کرنا۔

۲۔ بذریعہ ظلم و زبردستی یتیموں کا مال نہ کھانا۔

۳۔ جھوٹی گواہی کبھی نہ دینا۔

۴۔ رشتہ داروں سے صلۂ رحمی کرنا۔

۵۔ والدین کے ساتھ نیکی کرنا اور ان کی رضامندی حاصل کرنا۔

۶۔ مؤمنین کو شیرینی کھلانا۔

۷۔ اپنے مؤمن بھائیوں کو گرمیوں میں گرمی کے کپڑے اور سردیوں

میں سردی کے کپڑے پہنانا۔

(اس آسانی کے علاوہ اللہ تعالیٰ تنگیٔ قبر کو فراغی اور کشادگی عطا فرمائے گا اور جنت میں اسے لباس عطا فرمائے گا۔)

## (ب) وہ اعمال جو مرنے کے لئے جلد راحت کا سبب ہیں، خود اور ہمیشہ کرنے والے اعمال:

**۱۔ روزانہ اس دعا کو دس مرتبہ پڑھیں۔**

اَعْدَدْتُّ لِکُلِّ ہَوْلٍ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَ لِکُلِّ غَمٍّ وَہَمٍّ مَا شَاءَ اللّٰہُ وَلِکُلِّ نِعْمَۃٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لِکُلِّ رَخَاءٍ اَلشُّکْرُ لِلّٰہِ وَلِکُلِّ اُعْجُوْبَۃٍ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَلِکُلِّ ذَنْبٍ اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ وَلِکُلِّ مُصِیْبَۃٍ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وَلِکُلِّ ضِیْقٍ حَسْبِیَ اللّٰہِ وَلِکُلِّ قَضَاءٍ وَ قَدْرٍ تَوَکَّلْتُ وَ عَلَی اللّٰہِ وَلِکُلِّ عَدُوٍّ اِعْتَصِمْتُ بِاللّٰہِ وَلِکُلِّ طَاعَۃٍ وَمَعْصِیَۃٍ لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ.

اس دعا کے دس مرتبہ پڑھنے کے اور بھی فوائد و فضیلت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے:

۱۔ چار ہزار گناہانِ کبیرہ معاف فرمائے گا۔

۲۔ سکراتِ موت میں آسانی۔

۳۔ فشار قبر سے نجات۔

۴۔ روزِ قیامت کی ایک لاکھ ہولناکیوں سے نجات۔

۵۔ شیطانوں اور اس کے لشکر سے محفوظ رکھے گا۔

۶۔ اس کا قرض ادا ہو گا۔

۷۔ رنج و غم دور رہے گا۔

۲۔ اس دعا کو روزانہ ستّر بار پڑھے۔

یَا اَسْمَعَ السَّامِعِیْنَ وَ یَا اَبْصَرَ النَّاظِرِیْنَ وَ یَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِیْنَ وَ یَا اَحْکَمَ الْحَاکِمِیْنَ.

(اس دعا کی مزید فضیلت یہ ہے کہ اس کا پڑھنا ثواب عظیم ہے۔ اور پڑھنے والے کو کم از کم جنّت کی بشارت دی جائے گی۔)

۳۔ روزانہ سورہ 'الزلزال' (اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضِ زِلْزَالَہَا) (سورہ ۹۹، پارہ ۳۰) کا نماز میں پڑھنا (مزید فضیلت دل تنگ نہیں ہوتا۔ اللہ ایسے شخص کو بجلی زلزلہ اور آفات ارضی اور سماوی سے محفوظ رکھتا ہے۔[1]

---

1 از امام جعفر صادق علیہ السّلام

## (ج) وہ اعمال جو نزع کے عالم میں پہونچنے پر دوسروں کو کرنا چاہئے۔

### مرنے والے کے پاس: (مرنے میں راحت کے لئے)

۱۔ سورہ یٰسین کا پڑھنا (پارہ ۲۲، سورہ ۳۶)

۲۔ سورہ الصّافّات کا پڑھنا (پارہ ۲۳، سورہ ۳۷)

۳۔ کلمات فرج کا پڑھتے رہنا چاہئے۔ وہ یہ ہیں۔

## کلمات فَرَج

لَاۤ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ. لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ. سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبُّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَ رَبُّ الْاَرْضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا فِیْہِنَّ وَمَا بَیْنَہُنَّ وَمَا فَوْقَہُنَّ وَمَا تَحْتَہُنَّ وَہُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

۴۔ موت کے وقت حق سے عدول: (مرنے کے وقت حق سے باطل کی طرف پلٹ جانا)۔ خود کرنے والے اعمال۔

مرتے وقت انسان کو شیطان شک و شبہات میں مبتلا کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اسکو ایمان سے خارج کر دیتا ہے۔ شیطان کے وسوسوں سے پناہ مانگنا چاہیئے اور اس سے محفوظ رہنے کے لئے اصول خمسہ اور ایمان کو دلائل قطعیہ کے ساتھ ذہن میں حاضر کرے تا کہ مرتے وقت وسوسۂ شیطانیہ میں مبتلا نہ ہو۔

عقائد حقّہ کے ورد کے بعد یہ دعا پڑھے۔

روزانہ پڑھنے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اِنِّىْ قَدْ اَوْدَعْتُکَ يَقِيْنِىْ هٰذَا وَ ثَبَاتَ دِيْنِىْ وَ اَنْتَ خَيْرُ مُسْتَوْدِعٍ وَ قَدْ اَمَرْتَنَا بِحِفْظِ الْوَدَايِعِ فَرُدَّهُ عَلَىَّ وَقْتَ حُضُوْرِ مَوْتِىْ.

۵۔ روزانہ دعائے عدیلہ کو معانی کے ساتھ سمجھ کر پڑھنا۔

(۷۸ سے ۸۴ دیکھیں۔)

٦۔ روزانہ، ہر واجب نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا (از حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام)

مرتے وقت ایمان کو ثابت قدم رکھتی ہے اور زائل ہونے سے بچاتی ہے۔

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ نَبِيًّا وَ
بِالْاِسْلاَمِ دِيْنًا وَ بِالْقُرْآنِ كِتَابًا وَ بِالْكَعْبَةِ قِبْلَةً وَ بِعَلِيٍّ وَ
لِيًّا وَ اِمَامًا وَ بِالْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ
مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ جَعْفَرِ بْنِ مَحَمَّدٍ وَ مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ
وَ عَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ
وَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَ الْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ
عَلَيْهِمْ اَءِمَّةً اَللّٰهُمَّ اِنِّى رَضِيْتُ بِهِمْ اَءِمَّةً فَارْضَنِى لَهُمْ
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ.

## (د)موت میں آسانی کے لئے اعمال:(ہمیشہ خود کرے)

۱۔ روزانہ نماز کا پابندی کے ساتھ ادا کرنا۔

۲۔ افضل اعمال کا حامل۔ اللہ کے حقوق کو بزرگ و برتر سمجھنا۔
مُحب اہل بیت کا احترام کرنا۔(از حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام)

۳۔ اللہ کی نعمتوں کا ہمیشہ شکر گزار رہنا۔

۴۔ خاتمہ بالخیر ہونے اور بد بختی کو نیک بختی میں تبدیل کرنے کے لئے صحیفۂ کاملہ کی گیارہویں دعائے تمجید کا پڑھنا۔

## دعائے تمجید:

يَا مَنْ ذِكْرُهٗ شَرَفٌ لِلذَّاكِرِيْنَ وَ يَا مَنْ شُكْرُهٗ فَوْزٌ لِلشَّاكِرِيْنَ وَ يَا مَنْ طَاعَتُهٗ نَجَاةٌ لِلْمُطِيْعِيْنَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاشْغَلْ قُلُوْبَنَا بِذِكْرِكَ عَنْ كُلِّ ذِكْرٍ وَاَلْسِنَتَنَا بِشُكْرِكَ عَنْ كُلِّ شُكْرٍ وَ جَوَارِحَنَا بِطَاعَتِكَ عَنْ كُلِّ طَاعَةٍ فَاِنْ قَدَّرْتَ لَنَا فَرَاغًا مِنْ شُغْلٍ فَاجْعَلْهُ فَرَاغَ سَلاَمَةٍ لاَ تُدْرِكُنَا فِيْهِ تَبِعَةٌ وَ لاَ تَلْحَقُنَا فِيْهِ سَاْمَةٌ حَتّٰى يَنْصَرِفَ عَنَّا كُتَّابُ السَّيِّءَاتِ بِصَحِيْفَةٍ خَالِيَةٍ مِنْ ذِكْرِ سَيِّاٰتِنَا وَ يَتَوَلّٰى كُتَّابُ الْحَسَنَاتِ عَنَّا مَسْرُوْرِيْنَ بِمَا كَتَبُوْا مِنْ حَسَنَاتِنَا وَاِذَا انْقَضَتْ اَيَّامُ حَيٰوتِنَا وَتَصَرَّمَتْ مُدَدُ اَعْمَارِنَا وَاسْتَحْضَرَتْنَا دَعْوَتُكَ الَّتِيْ لاَ بُدَّ مِنْهَا وَ مِنْ اِجَابَتِهَا فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَاجْعَلْ خِتَامَ مَا تُحْصٰى عَلَيْنَا كَتَبَةُ اَعْمَالِنَا تَوْبَةً مَقْبُوْلَةً لاَ تُوْقِفُنَا بَعْدَهَا عَلٰى ذَنْبٍ اِجْتَرَحْنَاهُ وَ لاَ مَعْصِيَةٍ اِقْتَرَفْنَاهَا وَ لاَ تَكْشِفْ عَنَّا سِتْرًا سَتَرْتَهٗ عَلٰى رُؤُوْسِ الْاَشْهَادِ يَوْمَ تَبْلُوْا اَخْبَارَ عِبَادِكَ اِنَّكَ رَحِيْمٌ بِمَنْ دَعَاكَ وَ مُسْتَجِيْبٌ لِمَنْ نَادَاكَ.

۵۔ کافی میں مذکورہ دعائے تمجید کا پڑھنا۔

۶۔ ذی قعدہ کے مہینہ کے اتوار کے دن غسل اور وضو کرنا۔ پھر چار

رکعت نماز پڑھنا۔

ترکیب نماز : ۴ر رکعت

ہر رکعت میں : سورہ الحمد (صفحہ ٦٠)، سورہ فلق (صفحہ ٦۴)

(سورہ ۱۱۳، پارہ ۳۰)

سورہ ناس (سورہ ۱۱۴، پارہ ۳۰) ایک بار

(صفحہ ٦۴ دیکھئے)

دوسری رکعت کی قنوت میں یہ آیت پڑھنا۔

**دعائے قنوت:**

رَبَّنَا لاَ تَزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ہَدَیْتَنَا وَ ہَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَہَّابُ.[1]

بعد نماز ستر بار استغفار یعنی استغفر اللّٰہ ربّی و اتوب الیہ پڑھے۔ اس کے بعد:

یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ اِغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَ ذُنُوْبَ جَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فَاِنَّہٗ لاَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلاَّ اَنْتَ.

---

1 سورہ آل عمران، آیت ۸

۷۔ تسبیحات جناب سیّدہ علیہاالسلام کا پابندی کے ساتھ پڑھنا۔

۸۔ عقیق کی انگوٹھی پہنا۔ خصوصاً سرخ عقیق اگر اس پر محمد □ ، نبی اللہ و علیؑ ولی اللہ نقش ہو تو اچھا ہے۔

۹۔ سورہ المؤمنون (سورہ ۲۳ پارہ ۱۸) ہر روز جمعہ پڑھنا۔

۱۰۔ روزانہ نماز صبح کے بعد اور نماز مغرب کے بعد سات بار پڑھنا:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

۱۱۔ بائیس رجب کی شب میں آٹھ رکعت نماز پڑھنا۔

## ترکیب نماز:

ہر رکعت میں سورہ حمد ایک بار (صفحہ ۶۰)، سورۂ کافرون (سورہ ۱۰۹ پارہ ۳۰) سات بار (صفحہ ۶۲)، نماز کی فراغت پر دس بار درود شریف، دس بار: استغفر اللّٰہ ربی و اتوب الیہ۔

۱۲۔ ۶/ شعبان کو ۴/ رکعت نماز پڑھے۔

## ترکیب نماز:

ہر رکعت میں سورہ حمد (صفحہ ۶۰) ایک بار اور سورۂ احد (صفحہ ۶۳)

(سورہ ۱۱۲ پارہ ۳۰) ۵۰ بار۔

(مزید فضیلت، نرمی کے ساتھ روح کا قبض ہونا، قبر کشادہ ہونا، روز محشر قبر سے اس طرح اٹھے گا کہ چہرہ چودھیوں کے چاند کی طرح روشن ہو۔)

۱۳۔ ہمیشہ ان بدیوں سے بچنا۔

۱۔ چغل خوری اور طعنہ بازی

۲۔ حسد

۳۔ نکتہ چینی

۱۴۔ ہمیشہ شراب خوری سے بچنا، بلکہ اس کے پاس بھی نہ جانا۔

۱۵۔ کبھی بُرا ارادہ بھی نہ کرنا (کسی کے لئے یا کسی کام کے بارے میں بھی)

۱۶۔ زکوٰۃ ہمیشہ پابندی کے ساتھ ادا کرنا۔

۱۷۔ ہمیشہ شرعی فرائض اور واجبات پورا کرنا۔

## (ح) قبر میں پہلی شب کی وحشت،

**عذاب قبر وغیرہ روکنے کے اعمال (جو مرنے کے بعد دوسرے لوگ ہی کر سکتے ہیں)**

**۱۔ مُردوں کے نامہ صدقہ**

**۲۔ نمازِ میّت:**

کوئی شخص دو رکعت نمازِ میت پڑھ دے اس طرح کہ:

ترکیب نماز: پہلی رکعت میں سورہ حمد (صفحہ ۶۰) ایک بار، سورہ اخلاص (صفحہ ۶۳) ۲ بار اور دوسری رکعت میں سورہ حمد ایک بار، سورہ تکاثر (صفحہ ۶۱) (سورہ ۱۰۲، پارہ ۳۰) ۱۰ بار پھر سلام پڑھ کر نماز ختم کرے اور اسی طرح کہے:

اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّابْعَثْ ثَوَابَہَا اِلٰی قَبْرِ ذَالِکَ الْمَیِّتَ فُلَان ابن فلاں۔ (یہاں اس کا اور اس کے باپ کا نام لے)۔

## مزید فضیلت:

اللہ تعالیٰ اسی وقت میّت کی قبر پر ایک ہزار ملائکہ بہشتی حلّے دے کر بھیجتا ہے۔ اور اس کی قبر کو کشادہ کرتا ہے۔ صور کے پھونکنے تک اس کو اور نماز پڑھنے والے کو بے شمار نیکیاں عطا کرتا ہے اور ۴۰/ درجے بلند کرتا ہے۔

## ۳۔ نماز ہدیہ میّت اور نماز وحشت

قبر میں پہلی رات کے خوف کو دور کرنے کے لئے دو رکعت نماز ہدیہ میّت پڑھے اس طرح کہ پہلی رکعت میں سورہ حمد (صفحہ ٦٠) ایک بار اور آیۃ الکرسی (صفحہ ٧٠) ایک بار اور دوسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد سورہ انّا انزلناہ (صفحہ ٦٠) (سورہ ٩٧ پارہ ٣٠) دس بار پڑھے۔ پھر سلام پڑھ لینے کے بعد یہ کلمات پڑھے۔

اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَابْعَثْ ثَوَابَہَا اِلَی قَبْرِ فَلاں ابن فلاں۔ (اس جگہ میّت کا نام لے)

## (و)وحشت قبر کے لے مفید اعمال(ہمیشہ کرے اور خود کرے)

۱۔ نماز کا رکوع مکمل کرنا (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام)

۲۔ روزانہ سو بار پڑھے۔

لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ.

(مزید فضیلت: پڑھنے والا شخص جب تک زندہ رہے گا۔ فقر و فاقہ سے محفوظ رہے گا۔ اور تونگر ہو جائے گا۔ اس کے لئے بہشت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔)

۳۔ سورہ یٰس، سونے سے پہلے ہر شب پڑھنا۔

۴۔ **نماز لیلۃ الرّغائب** پڑھے تفصیل یہ ہے:

**ماہ رجب** کی پہلی جمعرات (یعنی نوچندی جمعرات) کے دن روزہ رکھے اور شب جمعہ افطار کرے اور مغرب اور عشاء کی نماز کے درمیان بارہ رکعت نماز دو دو رکعت کر کے پڑھے ہر ایک رکعت میں سورہ حمد (صفحہ ٦٠) ایک دفعہ اور تین دفعہ سورہ انا انزلناہ (صفحہ ٦٠) اور بارہ دفعہ سورہ قل ہو اللہ (صفحہ ٦٣) پڑھے اور جب نماز فارغ ہو جائے تو ستّر دفعہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ الْنَّبِیِّ

الْاُمِّیِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ پڑھے پھر سجدہ میں چلا جائے ستّر (۷۰)دفعہ کہے۔

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلآءِکَۃِ وَالرُّوْحِ.

سجدہ سے سر اٹھائے اور ستّر دفعہ کہے۔

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلآءِکَۃِ وَالرُّوْحِ.

اس کے بعد اپنی حاجت طلب کرے تو انشاء اللہ پوری ہو گی۔

۵۔ ماہ شعبان میں ۱۲/ دن روزے رکھے۔

۶۔ ہمیشہ بیماروں کی عیادت کرتا رہے۔

۷۔ حبِّ علی علیہ السّلام پر قائم رہے۔

(مزید فضیلت: موت کے وقت مایوسی، وحشت قبر اور محشر کا غم نہیں ہو گا۔)

## (ز) ایسے کام جو فشار قبر کا سبب بنیں۔ ان سے پرہیز اور بچاؤ(ہمیشہ کرے اور خود کرے)

۱۔ پیشاب کی نجاست

۲۔ نکتہ چینی

۳۔ غیبت

۴۔ رشتہ داروں سے قطع تعلق

۵۔ خداوندی نعمتوں کا ضائع کرنا اور کفرانِ نعمت کرنا۔

## (ہ) عذاب قبر سے نجات دینے والے اعمال: (ہمیشہ کرے اور خود کرے)

۱۔ ہر جمعہ کو دن میں سورہ نساء (پارہ ۴، سورہ ۴) کا پڑھنا۔

(مزید فضیلت: فشار قبر سے نجات (حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام)

۲۔ روزانہ سورہ الزخرف (پارہ ۲۵، سورہ ۴۳) کی تلاوت۔

(مزید فضیلت: فشار قبر اور حشرات الارض سے نجات)

۳۔ روزانہ سورہ ن والقلم (پارہ ۲۹، سورہ ۶۸) کو نماز واجب اور نماز نافلہ میں پڑھنا۔

۴۔ ہر رات، نماز شب، رات کے آخری حصّے میں پڑھنا۔

(مزید فضیلت: اللہ تعالیٰ، عذاب قبر، عذاب جہنم سے محفوظ رکھتا

ہے۔ اور عمر میں درازی، روزی میں فراغی عطا کرتا ہے۔ از حضرت امام رضا علیہ السلام)

۵۔ روزانہ سوتے ہوئے سورۂ تکاثر (صفحہ ۶۱) کا پڑھنا (پارہ ۳۰، سورہ ۱۰۲) (از حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

۶۔ ہر روز دعائے اَعَدتُّ لِکُلِّ ہَوْلٍ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ...الخ، پوری دعا صفحہ ۲۷ پر دیکھئے۔

۷۔ میّت کے ساتھ 'جرید تین' یعنی دو(۲) تر لکڑیوں کا رکھنا۔ (دوسرے کرسکتے ہیں) روایت ہے کہ میّت پر عذاب قبر اس وقت تک نہیں ہوتا۔ جب تک یہ لکڑیاں تر رہتی ہیں (رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

۸۔ قبر پر پانی چھڑکنا (دوسرے کریں)

روایت ہے کہ قبر میں میّت پر عذاب اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک کہ قبر تر رہتی ہے۔)

۹۔ یکم رجب کی شب میں ۲۰؍ رکعت نماز سورہ حمد اور سورہ توحید کے ساتھ پڑھنا۔

۱۰۔ پہلی رجب کو دن میں دس رکعت نماز پڑھے (خود کرے)

ترکیب نماز: ہر رکعت میں سورہ حمد ایک بار اور سورہ اخلاص ۳ بار،

۱۱۔ ماہ رجب میں ۴/ دن روزہ رکھنا۔

۱۲۔ ماہ شعبان میں ۱۲/ دن روزہ رکھنا۔

۱۳۔ سورہ الملک (تبارک الذی ... سورہ۶۷ پارہ۲۹) کا قبر پر پڑھنا۔

(مزید فضیلت: میّت کے دفن کے بعد کبھی بھی، مدت کی قید نہیں، جب بھی پڑھیں گے۔ عذاب سے نجات ملے گی۔ (از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امام محمد باقر علیہ السلام) (دوسرے کریں)

۱۴۔ میّت کو دفن کرتے وقت قبر کے پاس ۳ دفعہ مندرجہ ذیل کلمات کہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت تک عذاب قبر سے محفوظ رکھے گا۔ (از رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کلمات یہ ہیں۔

اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْءَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ اَنْ لاَ تُعَذِّبَ ہٰذَا الْمَیِّتَ.

## II۔ شب جمعہ۔ دو رکعت نماز پڑھے۔

ترکیب نماز ہر رکعت میں سورہ حمد (صفحہ ۶۰) ایک بار اور سورہ الزلزال (صفحہ ۶۱) (سورہ۹۹ پارہ۳۰) ۱۵ بار۔

(مزید فضیلت: حق تعالیٰ، عذاب قبر اور قیامت کے خوف سے محفوظ رکھے اور پڑھنے والے کو بھی)۔ از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

## III۔ دیگر مہینوں کے اعمال: (خود کرے)

۱۔ محرم میں شب عاشورہ، ۱۰۰ رکعت نماز پڑھیں۔

۲۔ ماہِ رجب: ۱۶، ۱۵ اور ۱۷۔ کی شبوں میں ۳۰، ۳۰ رکعت نماز پڑھیں۔

ترکیب: ہر رکعت میں سورہ حمد ایک بار اور سورہ توحید دس بار،

۳۔ ۱۵/رجب دن میں پچاس رکعت نماز پڑھیں۔

ترکیب: ہر رکعت میں سورہ حمد، سورہ توحید، سورہ الفلق، سورہ ناس ایک ایک بار۔

۴۔ پہلی شعبان کی شب میں...... ۳۰ رکعت نماز،

ترکیب: ہر رکعت میں سورہ حمد ایک بار، سورہ توحید ایک بار، نماز سے فارغ ہونے کے بعد سورہ توحید ۵۰ بار پڑھے۔

۵۔ اس شب میں مزید...... ۱۰۰/رکعت نماز پڑھے۔

ترکیب: ہر رکعت میں سورہ حمد، سورہ توحید ایک ایک بار، نماز سے فارغ ہونے کے بعد سورہ توحید ۵۰ بار پڑھے۔

۶۔ چوبیس شعبان کی شب میں ۱۰۰ر رکعت نماز پڑھے۔

ترکیب: ہر رکعت میں سورہ حمد ایک بار، سورہ نصر (صفحہ ۶۳)(پارہ ۳۰، سورہ ۱۰۰) ایک بار۔

۷۔ (دوسرے کریں) خاک شفا (یعنی امام حسین علیہ السلام کے مقتل کی خاک) کو قبر اور کفن میں رکھنا۔

۸۔ (دوسرے کریں) چالیس آدمیوں کی گواہی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر چالیس آدمی میّت کے پاس حاضر ہو کر کہیں کہ:

اَللّٰہُمَّ اِنَّا لاَ نَعْلَمُ مِنْہُ اِلاَّ خَیْرًا وَ اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنَّا فَاغْفِرْ لَہٗ.

تو پروردگار عالم اس کو عذاب قبر سے محفوظ رکھتا ہے۔

۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص روز پنجشنبہ اور زوالِ روز جمعہ کے درمیان فوت ہو جائے اللہ اسے فشار قبر سے محفوظ رکھتا ہے۔

۱۰۔ نجف اشرف میں تدفین:

کیوں کہ وہاں کی زمین کی یہ خاصیت ہے کہ جو بھی اس میں دفن ہو گا۔اس سے عذاب قبر اور سوالِ منکر و نکیر ساقط ہو جاتا ہے۔

## (ر) منکر و نکیر کے سوالات کا صحیح طور پر جواب دینا۔(خود کرے)

۱۔ ماہ شعبان کے نو روزے۔ منکر و نکیر کے سوالات کے وقت مہربان ہونگے۔(شیخ صدوق)

۲۔ تیئیس رمضان کی شب بیداری اور سو رکعت نماز پڑھنا۔

۳۔ امام ضامن، حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت کرے اور دور سے بھی زیارت پڑھتا رہے۔ اور ان کے مدفن کے جوار میں مدفون ہو، تو اس کو امان ہے۔اور حضرت اس کی نجات کے ضامن ہیں۔

۴۔ جو شخص شب جمعہ زیارت امام حسین علیہ السلام کرے اس کی نجات ہے۔ (خود کرے)

۵۔ (دوسرے کریں) قبر میں اتارنے کے بعد تلقین پڑھے اور نام آنے پر اس کے جسم کو حرکت دے۔

۶۔ (دوسرے کریں)میّت کے دفن کے بعد سنت ہے کہ تلقین پڑھتا رہے۔ رشتے دار وغیرہ، قبر پر ہتھیلیاں گاڑ کر منہ قبر کے پاس لے جاکر آواز سے پڑھے۔

## (ز) برزخ والوں کے لئے مفید اعمال: (خود کرے)

۱۔ والدین اور مُردوں کے نام صدقہ اور دعا۔ صدقہ، کھانا، کپڑا اور نقدی کی صورت میں (از رسول مقبول ﷺ)

۲۔ ہمیشہ والدین کے لئے دعاؤں میں فوقیت۔

نمازِ شب کی دعاؤں میں اور فرض نمازوں کے بعد کی دعاؤں میں بھی۔

۳۔ ہمیشہ والدین کے قرض، اور باقی تمام عبادات اور حقوق اللہ کو ادا کرے۔

۴۔ ہر روز دن میں والدین کے لئے اور شب میں اپنی اولاد کے لئے دو۔ دو رکعت نماز پڑھے۔

طریقہ: پہلی رکعت میں سورہ حمد (صفحہ ٦٠) ایک بار اور سورہ قدر (صفحہ ٦٠) ایک بار، دوسری رکعت میں سورہ حمد (صفحہ ٦٠) ایک بار سورہ تکاثر (صفحہ ٦١) ایک بار۔

(از حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی سنت اور فرمان)

## (ل) قیامت کی سختی سے محفوظ رکھنے والے اعمال(خود کرے)

۱۔ ہر شب یا ہر روز، سورہ یوسف کی تلاوت (سورہ ۱۲ پارہ ۱۲)

۲۔ ہر روز سورہ دخان (سورہ ۴۴ پارہ ۲۵)، نماز نافلہ اور فرض نمازوں میں پڑھے۔ از حضرت محمد باقر علیہ السلام۔

۳۔ ہر شب جمعہ یا ہر روز جمعہ...... سورہ احقاف کی تلاوت۔ (سورہ ۴۶ پارہ ۲۶)۔ از حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام۔

۴۔ ہر روز سورہ العصر (صفحہ ۶۲) (سورہ ۱۰۳، پارہ ۳۰) کو نماز نافلہ میں پڑھے۔ از امام جعفر صادق علیہ السلام۔

۵۔ سفید ریش بزرگوں کا احترام، امام جعفر صادق علیہ السلام کے ذریعے از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

۶۔ جو شخص مکہ معظمہ آتے جاتے فوت ہو جائے۔ از رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

۷۔ جو شخص مکّہ، معظمہ میں دفن ہو۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

۸۔ جو شخص خوف خدا کی بنا پر کسی بُرائی یا شہوت سے اجتناب کرے۔

۹۔ قدرت رکھتے ہوئے بھی خواہشات نفسانی سے پرہیز کرے۔
(دونوں احکام، از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

۱۰۔ حبّ علی علیہ السلام۔

۱۱۔ پریشانی اور ضرورت مند مؤمن بھائی کی مدد اپنی قوت و طاقت بھر کرے اور اس کی حاجت پوری کرنے کی کوشش کرے تو حق تعالیٰ بہتّر قسم کی آسائشیں مہیا کرے گا۔ اس میں دنیا میں روزی میں اصلاح اور باقی اکہتّر نعمتیں قیامت کی ہولنا کیوں اور خوف کے لئے ذخیرہ رہیں گی۔

۱۲۔ دوسروں کی حاجت روائی کے لئے کوئی نکلے تو اللہ تعالیٰ پانچ ہزار فرشتے اس پر سایہ کرنے کے لئے بھیجتا ہے۔ (از حضرت محمد باقر علیہ السلام)

۱۳۔ مؤمنین کی حاجت پوری کرنا۔ دس حجوں سے افضل ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام۔

۱۴۔ جو شخص اپنے مؤمن بھائیوں کی قبروں پر جائے اور اس پر ہاتھ رکھ سات مرتبہ سورہ انا انزلناہ (صفحہ ۶۰) پڑھے تو حق تعالیٰ اسے محشر کی سختیوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ امام رضا علیہ السلام (دوسرے کریں۔)

۱۵۔ قبلہ رو ہو کر دونوں ہاتھ قبر پر گاڑنا بھی روز قیامت کی ہولناکیوں کے خوف سے محفوظ رکھتا ہے۔(دوسرے کریں)

۱۶۔ امام رضاعلیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص اپنے مؤمن بھائی کی قبر کی زیارت کرے اور سورہ قدر (صفحہ ٦٠) پڑھے اور پھر یہ دعا پڑھے۔ تو وہ شخص اور میت دونوں فزع اکبر سے محفوظ رہیں گے۔ دعا یہ ہے۔

اَللّٰہُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جُنُوْبِہِمْ وَ صَاعِدْ اِلَیْکَ اَرْوَاحَہُمْ وَ زِدْہُمْ مِنْکَ رِضْوَانًا وَ اَسْکِنْ اِلَیْہِمْ مِنْ رَّحْمَتِکَ مَا تُصِلُ بِہٖ وَحْدَتَہُمْ وَ تُوْنِسُ وَحْشَتَہُمْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

## (م) دوبارہ زندہ ہونے کے بعد قبروں سے نکلنے والوں کا احوال:

رسول اکرم ﷺ اور آئمہ معصومین علیہم السلام کی حدیثوں اور روایتوں کے مطابق مختلف گناہگار اپنے بد عقیدوں اور بُرے اعمال کی بنا پر روز محشر اپنی اپنی قبروں سے اس طرح نکالے جائیں گے کہ:

۱۔ حضرت علی علیہ السلام پر ایمان نہ رکھنے والوں کی گردنوں میں تین شعبے (کانٹے) والا طوق ہو گا اور ہر ایک کانٹے پر ایک شیطان بیٹھا ہو گا جو اس کے منہ پر تھوکتا رہے گا۔

۲۔ اللہ کی طرف سے مال دار ہونے کے باوجود اس کی راہ میں خرچ نہ کرنے والے کے ہاتھ ان کی گردنوں میں سختی سے بندھے ہوں گے۔

۳۔ دو آدمیوں کے درمیان چغلی اور نکتہ چینی کرنے والے کی قبر میں اللہ تعالیٰ آگ کا عذاب مسلّط کرے گا۔ اور قبر سے نکلنے کے بعد ایک سانپ مسلّط کرے گا۔ جو اس کے گوشت کو جہنم میں جانے تک کاٹتا رہے گا۔

۴۔ غیر محرم پر لطف اندوز ہونے کے لئے نظر ڈالنے والے کو اللہ تعالیٰ آتشیں سلاخوں میں جکڑا ہوا اٹھائے گا۔ اور اہل محشر کے درمیان لاکر اسے دوزخ میں داخل کرنے کا حکم دے گا۔

۵۔ شراب خور کی آنکھیں دبی ہوئی، چہرہ سیاہ، منہ سکڑے اور ان سے پانی بہتا ہوا ان کی زبان گدّی سے نکالی جائے گی۔

٦۔ دو زبانوں والا، اس کی زبان گدّی سے کھینچی گئی ہو گی اور دوسری سامنے سے، جب کہ اس سے آگ کا شعلہ بھڑک کر اس کے تمام جسم کو جلا رہا ہو گا۔

۷۔ سود خور کا پیٹ اتنا بڑا ہو گا کہ زمین پر پڑا ہو گا اس کو اٹھانے کے لئے جھکنا چاہے گا لیکن جھک نہ سکے گا۔

۸۔ طنبورہ اور بین وغیرہ بجانے والوں کا چہرہ سیاہ ہو گا۔ اس کے ہاتھ میں آگ کا طنبورہ ہو گا۔ جو سر پر مار رہا ہو گا۔ اور ستّر ہزار عذاب والے فرشتے اس کے سر اور چہرے پر آگ کے حربے مار رہے ہوں گے۔

۹۔ صاحب غنا، گوّیا اور ڈھول بجانے والے اندھے اور گونگے محشور ہوں گے۔

## (ن)امت مرحومہ کے گنہگار بندوں کی حالت

اوپر مندرجہ حالات تو عوام الناس اور عام لوگوں کے ہیں۔ خود اپنی امت کے بارے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہایت دکھ بھرے انداز میں معاذ بن جبل صحابی سے سورہ نباء کی آیت ۱۸۔

يَنْفَخُ الصُّوْر فتاتون افواجًا

کے متعلق فرمایا کہ میری امت کے لوگ دس اقسام پر مشتمل مختلف اشکال میں (مندرجہ ذیل لکھے ہوئے) نکلیں گے۔

۱۔ کچھ بندر کی شکل میں

۲۔ کچھ لوگ سر کے بل کھڑے ہوں گے اور وہ لوگ اندھے ہوں گے، جو چل پھر نہ سکیں گے، یہ وہ لوگ ہوں گے جو سختی اور ظلم کے ساتھ حکمرانی کیا کرتے تھے۔

۳۔ بہرے اور گونگے یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنے علم و فضل اور اعمال پر تکبر کیا کرتے تھے۔ یہ لوگ کچھ سمجھ نہ سکیں گے۔

۴۔ حرام خور اور سود خور، خنزیر (سوّر) کی شکل میں اٹھیں گے۔

۵۔ کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کی زبانیں باہر نکلی ہوں گی اور منہ سے

ناپاک پانی بہہ رہا ہوں گا۔ جس کو وہ چوستے ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جن کے اعمال اور اقوال میں میل نہیں تھا۔

۶۔ قیامت میں جمع ہونے والے بعض کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جنھوں نے اپنے ہمسائیوں کو تکالیف دی تھیں۔

۷۔ بعض، آتشی درختوں کی ٹہنیوں کے ساتھ لٹک رہے ہوں گے یہ وہ لوگ ہوں گے۔ جو بادشاہوں، حاکموں کے پاس نکتہ چینی اور چغل خوری کیا کرتے تھے۔

۸۔ بعض، مُردار سے بھی زیادہ گندے اور بدبودار ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو شہوت ولذّت سے لطف اندوز ہوتے تھے۔

۹۔ جو لوگ قطران کے جبُّوں میں جکڑے ہوئے ہوں گے' یہ وہی لوگ ہیں جو دنیا میں فخر و تکبّر کیا کرتے تھے۔

نوٹ: اوپر درج دونوں طرح کے حالات کے مدّ نظر ہم لوگوں کو اپنا محاسبہ خود کرنا چاہئے تاکہ ایسے اعمال و افعال سے پرہیز کرتے رہیں۔ وقت کے اندر تائب ہوں، اور خود بھی اللہ غفورالرحیم کے عتاب سے بچے رہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی دُکھ نہ پہونچائیں اور نہ ہی امام حجتّ زمانہ کے سامنے شرم سار ہوں۔

## (و) قیامت کی ہولناکیوں سے بچنے کے اعمال:

روایت میں ہے کہ قیامت کے میدان حشر میں ہر انسان اپنے امام کے عَلَم کے نیچے ہو گا اور جو اپنے اپنے امامِ زمانہؑ کو نہ پہچانے گا وہ جہالت کی موت مرے گا۔ اس لئے امام زمانہ علیہ السلام کی یاد اور اطاعت دنیا اور آخرت کی سعادت حاصل کرنا چاہیئے۔

۱۔ **میّت کے ساتھ ساتھ چلنا:** ایک حدیث کے مطابق جو شخص جنازے کے ساتھ چلتا ہے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کئی فرشتے مؤکل فرماتا ہے۔ جو قبر سے محشر تک اس کے ساتھ رہتے ہیں۔

۲۔ **مؤمن بھائی کے دکھ درد کو دور کرنا:** حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص کسی مؤمن کے دُکھ درد کو دور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے آخرت کے غموں کو دور فرماتا ہے۔

۳۔ **سردی یا گرمی میں اپنے مؤمن بھائی کو کپڑا پہنانا:** حق تعالیٰ اس کی موت اور قبر کی تکالیف کو دور فرماتا ہے قبر سے باہر آنے پر فرشتے ملاقات کریں گے اور اللہ کی خوشنودی کی خوشخبری دیں گے۔

۴۔ **ماہ شعبان میں ایک مرتبہ یہ دعا پڑھنا:**

لَاۤ اِلٰـہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَلاَ نَعْبُدُ اِلاَّ اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ

وَلَوْكَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ.

رسولِ اکرم ﷺ کی اس روایت میں فرمایا گیا ہے کہ یہ دعا پڑھنے والے کے نامہ اعمال میں ہزار سال کی عبادت درج ہوتی ہے اور ہزار سال کے گناہوں سے چھٹکارہ ملتا ہے۔ اور جب قیامت میں اپنی قبر سے باہر آئے گا۔ تو چودھویں کے چاند کی مانند اس کا چہرہ روشن ہو گا اور نام صدیقین میں ہو گا۔

۵۔ **مؤمن بھائی کے لئے خوشی اور سُرور مہیّا کرنا:** یہ خوشی چھٹے امامؑ کے مطابق قیامت میں آگے آگے چل کر جنّت میں پہونچائے گی۔

۶۔ دعائے جوشن کبیر کا اول ماہ رمضان کی پہلی تاریخ کو پڑھنا بھی مفید ہے۔

۷۔ تقویٰ اور پرہیز گاری قیامت کا لباس ہیں: متقی و پرہیز گار، خدائی لباس میں واردِ محشر ہوں گے۔

نوٹ: نامۂ اعمال کے بارے میں ۳ چیزیں اہم اور قابل غور ہیں: اپنے بندوں پر ربّ کریم کا یہ عظیم لطف و کرم ہے کہ اگر کوئی بندہ گناہ کر ہی دیتا ہے تو منکر و نکیر کو اللہ کا حکم ہے کہ اس کو فوراً بُرے اعمال نامہ میں نہ لیں۔ بلکہ پانچ یا سات گھنٹوں کا وقت اسے ملتا ہے اپنے اعمالِ بد پر پشیمان اور توبہ کرنے کا۔ اگر اس دوران وہ توبہ کرلیتا ہے

تو یہ گناہ درج نہیں ہوتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ توبہ قبول کر کے گناہِ معاف فرما دیتا ہے۔

دوسرے یہ کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اگر کوئی شخص امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کے سفر میں فوت ہو جائے تو قیامت میں اس سے حساب کتاب نہیں ہو گا۔

تیسرے یہ کہ اپنے مؤمنین کے لئے آئمۂ مطہّرین نے کیا کیا جتن نہ کئے ہیں۔ ہم لوگوں کی بد بختی ہو گی اگر آسان چیز کو بھی دل اور خلوص سے اپنا نہ سکیں۔ مثلاً امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص دور دراز سے میری قبر کی زیارت کرے گا (یعنی آٹھویں امام کی زیارت پڑھے گا) مولاؑ اسے روز قیامت تین چیزوں سے محفوظ فرمائیں گے۔

۱۔ قیامت کی ہولناکیوں سے۔

۲۔ پُل صراط کے عذاب سے نجات ملے گی۔

۳۔ میزانِ عمل کے وقت وہ محفوظ رہے گا۔

## (ی) پُل صراط سے گزرنے میں آسانی پیدا کرنے والے چند اعمال:

ا۔ **ماہ رجب کی** پہلی شب میں نماز مغرب کے بعد ۲۰ر رکعت نماز ۲، ۲ر رکعت کر کے پڑھے۔ 151

ترکیب: نماز کی ہر رکعت میں سورہ ہائے حمد و توحید، تو اس کے اہل و عیال اور وہ شخص عذاب قبر سے محفوظ رہیں گے۔ بجلی کی طرح سے پُل صراط سے گرز جائے گا۔

۲۔ **ماہ رجب** میں چھ روزے رکھے۔ وہ شخص روز قیامت امن میں ہو گا۔ اور بغیر حساب پُل صراط سے گزرے گا۔

۳۔ **ماہ شعبان کی شب** کو دس رکعت نماز دو سلام کے ساتھ پڑھے۔

ترکیب: ہر رکعت میں سورہ حمد (صفحہ ٦٠) ایک بار، سورہ تکاثر (صفحہ ٦٠) دس بار، سورہ معوذ تین (صفحہ ٦٢ اور ٦٤) دس دس بار، سورہ توحید (صفحہ ٦٣) دس بار۔

تو حق تعالیٰ اسے مجاہدوں کا ثواب عطا کرے گا اور اس کی نیکیاں وزنی ہوں گی اور حساب کو اس کے لئے آسان فرمائے گا اور پُل

صراط پر سے بجلی کی چمک کی طرح گزر جائے گا۔

۴۔ جو امام رضا علیہ السلام کی زیارت دور سے پڑھے گا تو امام علیہ السلام خود تشریف لائیں گے اور روز قیامت کی ہولناکیوں سے اسے نجات دلائیں گے۔ جن میں ایک پُل صراط بھی ہے۔

**"خدایا ہمیں اور مؤمنین کو اس کتاب کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما اور میرے اور میرے والدین، بھائیوں اور اولاد کے گناہوں سے عفو فرمانا اور ہمیں آئمہ طاہرین کے ساتھ محشور فرمانا۔" آمین یارب العالمین۔**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِنْ اَوَّلِ الدُّنْيَا اِلٰى فَنَائِهَا

وَمِنَ الْآخِرَةِ اِلٰى بَقَائِهَا

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ نِعْمَةٍ

وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

# سورہ حمد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (۲) الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (۳)
مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ (۴) اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ (۵)
اِہْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ (۶) صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ
عَلَیْہِمْ لا غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلاَ الضَّآلِّیْنَ (۷)

# سورہ انّا انزلناہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ (۱) وَمَآ اَدْرٰیکَ مَا لَیْلَۃُ الْقَدْرِ
(۲) لَیْلَۃُ الْقَدْرِ لا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَہْرٍ (۳) تَنَزَّلُ
الْمَلآءِکَۃُ وَ الرُّوْحُ فِیْہَا بِاِذْنِ رَبِّہِمْ مِّنْ کُلِّ اَمْرٍ(۴) سَلٰمٌ
قف ہِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ (۵)

# سورہ زلزال

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَہَا (۱) وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ

اَثْقَالَہَا (۲) وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَہَا (۳) یَوْمَءِذٍ تُحَدِّثُ
اَخْبَارَہَا (۴) بِاَنَّ رَبَّکَ اَوْحٰی لَہَا (۵) یَوْمَءِذٍ یَّصْدُرُ
النَّاسُ اَشْتَاتًا لا لِّیُرَوْا اَعْمَا لَہُمْ (۶) فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ
ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ (۷) وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا
یَّرَہٗ(۸)

## سورہ تکاثر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْہٰیکُمُ التَّکَاثُرُ (۱) حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ (۲) کَلاَّ سَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ (۳) ثُمَّ کَلاَّ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (۴) کَلاَّ لَوْ
تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ (۵) لَتَرَوُنَّ الْجَحِیْمَ (۶) ثُمَّ لَتَرَوُنَّہَا
عَیْنَ الْیَقِیْنِ (۷) ثُمَّ لَتُسْءَلُنَّ یَوْمَءِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ(۸)

## سورہ عصر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَ الْعَصْرِ (۱) اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ (۲) اِلاَّ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ لا وَ
تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (۳)

# سورہ کافرون

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ یٰاَیُّہَا الْکٰفِرُوْنَ (۱) لَآ اَعْبُدُ مَاتَعْبُدُوْنَ (۲) وَلَآ اَنْتُمْ
عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ (۳) وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ (۴) وَلَآ
اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ (۵) لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ(۶)

## سورہ نصر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ (۱) وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا (۲) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ ط اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا (۳)

## سورہ اخلاص

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (۱) اَللّٰہُ الصَّمَدُ (۲) لَمْ یَلِدْ لا وَلَمْ یُوْلَدْ (۳) وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ(۴)

## سورہ فلق

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (۱) مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ(۲) وَمِنْ شَرِّغَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ (۳) وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِیْ الْعُقَدِ (۴) وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ (۵)

# سورہ ناس

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (۱) مَلِکِ النَّاسِ (۲) اِلٰہِ النَّاسِ (۳) مِنْ شَرِّالْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ (۴) الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ (۵) مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ (۶)

# دعائے اَللّٰہُمَّ کُنْ لِّوَلِیِّک

اَللّٰہُمَّ کُنْ لِوَلِیِّکَ الْحُجَّۃِ بْنِ الْحَسَنِ صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِ وَعَلٰی آبَاءِہٖ فِیْ ہٰذِہِ السَّاعَۃِ وَ فِیْ کُلِّ سَاعَۃٍ وَلِیًّا وَّ حَافِظًا وَّ قَاءِدًا وَّ نَاصِرًا وَّ دَلِیْلاً وَّ عَیْنًا حَتّٰی تُسْکِنَہٗ اَرْضَکَ طَوْعًا وَتُمَتِّعَہٗ فِیْہَا طَوِیْلاً۔ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَجِّلْ فَرَجَہُمْ.

# دعائے ایمان

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اس دُعا کو پڑھو تا کہ ایمان کامل ہو جائے اور تا وقتِ مرگ زائل نہ ہو۔

رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ نَبِیًّا وَ

بِالْاِسْلاَمِ دِيْنًا وَ بِالْقُرْآنِ كِتَابًا وَ بِالْكَعْبَۃِ قِبْلَۃً وَ بِعَلِیٍّ وَ لِیًّا وَ اِمَامًا وَ بِالْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَ جَعْفَرِ بْنِ مَحَمَّدٍ وَ مُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ وَ عَلِیِّ بْنِ مُوْسٰی وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَ عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَ الْحُجَّۃِ بْنِ الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَيْہِمْ اَءِمَّۃً اَللّٰہُمَّ اِنِّی رَضِيْتُ بِہِمْ اَءِمَّۃً فَارْضَنِی لَہُمْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ.

## دعائے عدیلہ

اس دعا میں اعتقاداتِ حقّہ کا تذکرہ ہے۔ ہر بندۂ مؤمن کو چاہئے کہ اس دُعا کو پڑھتا رہے تا کہ شیطان نزدیک نہ آنے پائے۔ اور اجر و ثواب کا مستحق ہو بلکہ ہو جان کنی کے وقت میّت کو اعتقادات حقّہ کی تلقین کرنے کے سلسلے میں اس دُعا کا پڑھنا مستحب ہے۔ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ ہُوَ وَالْمَلآءِکَۃُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآءِمًا بِالْقِسْطِ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ ہُوَالْعَزِيْزُ الْحَکِيْمُ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلاَمُ وَ اَنَا الْعَبْدُ الضَّعِيْفُ الْمُذْنِبُ الْعَاصِیْ الْمُحْتَاجُ الْحَقِيْرُ اَشْہَدُ لِمُنْعِمِیْ وَ خَالِقِیْ وَ رَازِقِیْ وَ مُکْرِمِیْ کَمَا شَہِدَ لِذَاتِہٖ وَ شَہِدَتْ لَہٗ الْمَلآءِکَۃُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ مِنْ

عِبَادِہٖ بِاَنَّہٗ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ ہُوَ ذُوالنِّعَمِ وَ الْاِحْسَانِ وَ الْكَرَمِ وَ الْاِمْتِنَانِ قَادِرٌ اَزَلِیٌّ عَالِمٌ اَبَدِیٌّ حَیٌّ اَحَدِیٌّ مَوْجُوْدٌ سَرْمَدِیٌّ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ مُّرِیْدٌ كَارِہٌ مُدْرِكٌ صَمَدِیٌّ یَسْتَحِقُّ ہٰذِہِ الصِّفَاتِ وَ ہُوَ عَلٰی مَا ہُوَ عَلَیْہِ فِیْ عِزِّ صِفَاتِہٖ كَانَ قَوِیًّا قَبْلَ وُجُوْدِ الْقُدْرَةِ وَ الْقُوَّةِ وَ كَانَ عَلِیْمًا قَبْلَ اِیْجَادِ الْعِلْمِ وَ الْعِلَّةِ لَمْ یَزَلْ سُلْطَانًا اِذْ لاَ مَمْلَكَةَ وَ لاَ مَالَ وَ لَمْ یَزَلْ سُبْحَانًا عَلٰی جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ وُجُوْدُہٗ قَبْلَ الْقَبْلِ فِیْ اَزَلِ الْاٰزَالِ وَ بَقَاءُہٗ بَعْدَ الْبَعْدِ مِنْ غَیْرِ انْتِقَالٍ وَلاَ زَوَالٍ غَنِیٌّ فِی الْاَوَّلِ وَ الْاٰخِرِ مُسْتَغْنٍ فِی الْبَاطِنِ وَ الظَّاہِرُ لاَ جَوْرَ فِیْ قَضِیَّتِہٖ وَ لاَ مَیْلَ فِیْ مَشِیَّتِہٖ وَ لاَ ظُلْمَ فِیْ تَقْدِیْرِہٖ وَ لاَ مَہْرَبَ مِنْ حُكُوْمَتِہٖ وَ لاَ مَلْجَاَ مِنْ سَطَوَاتِہٖ وَلاَ مَنْجَیً مِّنْ نَّقِمَاتِہٖ سَبَقَتْ رَحْمَتُہٗ غَضَبَہٗ وَ لاَ یَفُوْتُہٗ اَحَدٌ اِذَا طَلَبَہٗ اَزَاحَ الْعِلَلَ فِیْ التَّكْلِیْفِ وَ سَوَّی التَّوْفِیْقَ بَیْنَ الضَّعِیْفِ وَ الشَّرِیْفِ مَكَّنَ اَدَاءَ الْمَامُوْرِ وَ سَہَّلَ سَبِیْلَ اجْتِنَابِ الْمَحْظُوْرِ لَمْ یُكَلِّفِ الطَّاعَةَ اِلاَّ دُوْنَ الْوُسْعِ وَ الطَّاقَةِ سُبْحَانَہٗ مَا اَبْیَنَ كَرَمَہٗ وَ اَعْلٰی شَانَہٗ سُبْحَانَہٗ مَا اَجَلَّ نَیْلَہٗ وَ اَعْظَمَ اِحْسَانَہٗ بَعَثَ الْاَنْبِیَاءَ لِیُبَیِّنَ عَدْلَہٗ وَ نَصَبَ الْاَوْصِیَاءَ لِیُظْہِرَ طَوْلَہٗ وَ فَضْلَہٗ وَ جَعَلَنَا مِنْ اُمَّةِ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَ خَیْرِ الْاَوْلِیَاءِ وَ اَفْضَلِ الْاَصْفِیَاءِ وَ اَعْلَی الْاَزْكِیَاءِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ اٰمَنَّا بِہٖ وَ بِمَا دَعَانَا

اِلَیْہِ وَ بِالْقُرْاٰنِ الَّذِیْ اَنْزَلَہٗ عَلَیْہِ وَ بِوَصِیِّہِ الَّذِیْ نَصَبَہٗ
یَوْمَ الْغَدِیْرِ وَ اَشَارَ بِقَوْلِہٖ ہٰذَا عَلِیٌّ اِلَیْہِ وَ اَشْہَدُ اَنَّ
الْاَءِمَّۃَ الْاَبْرَارَ وَالْخُلَفَآءَ الْاَخْیَارَ بَعْدَ الرَّسُوْلِ الْمُخْتَارِ
عَلِیٌّ قَامِعُ الْکُفَّارِ وَ مِنْ بَعْدِہٖ سَیِّدُ اَوْلَادِہِ الْحَسَنُ بْنُ
عَلِیٍّ ثُمَّ اَخُوْہُ السِّبْطُ التَّابِعُ لِمَرْضَاتِ اللّٰہِ الْحُسَیْنُ ثُمَّ
الْعَابِدُ عَلِیٌّ ثُمَّ الْبَاقِرُ مُحَمَّدٌ ثُمَّ الصَّادِقُ جَعْفَرٌ ثُمَّ
الْکَاظِمُ مُوْسٰی ثُمَّ الرِّضَا عَلِیٌّ ثُمَّ التَّقِیُّ مُحَمَّدٌ ثُمَّ النَّقِیُّ
عَلِیٌّ ثُمَّ الزَّکِیُّ الْعَسْکَرِیُّ الْحَسَنُ ثُمَّ الْحُجَّۃُ الْخَلَفُ
الْقَآءِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَہْدِیُّ الْمُرْجَی الَّذِیْ بِبَقَآءِہٖ بَقِیَتِ
الدُّنْیَا وَ بِیُمْنِہٖ رُزِقَ الْوَرٰی وَبِوُجُوْدِہٖ ثَبَتَتِ الْاَرْضُ وَ
السَّمَآءُ وَ بِہٖ یَمْلَأُ اللّٰہُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّ عَدْلاً بَعْدَ مَا
مُلِءَتْ ظُلْمًا وَّ جَوْرًا وَّ اَشْہَدُ اَنَّ اَقْوَالَہُمْ حُجَّۃٌ وَّ امْتِثَا
لَہُمْ فَرِیْضَۃٌ وَّ طَاعَتَہُمْ مَّفْرُوْضَۃٌ وَّ مَوَدَّتَہُمْ لَازِمَۃٌ
مَقْضِیَّۃٌ وَّ الْاِقْتِدَآءَ بِہِمْ مُنْجِیَۃٌ وَ مُخَالِفَتَہُمْ مُرْدِیَۃٌ وَّ ہُمْ
سَادَاتُ اَہْلِ الْجَنَّۃِ اَجْمَعِیْنَ وَ شُفَعَاءُ یَوْمِ الدِّیْنِ وَاَءِمَّۃُ
اَہْلِ الْاَرْضِ عَلَی الْیَقِیْنِ وَ اَفْضَلَ الْاَوْصِیَآءِ
الْمَرْضِیِّیْنَ وَ اَشْہَدُ اَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَّ مَسَآءَلَۃَ الْقَبْرِ حَقٌّ
وَّ الْبَعْثَ حَقٌّ وَّ النُّشُوْرَ حَقٌّ وَّ الصِّرَاطَ حَقٌّ وَّ
الْمِیْزَانَ حَقٌّ وَّ الْحِسَابَ حَقٌّ وَّ الْکِتَابَ حَقٌّ وَّ الْجَنَّۃَ
حَقٌّ وَ النَّارَ حَقٌّ وَّ اَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لاَّ رَیْبَ فِیْہَا وَ اَنَّ
اللّٰہَ یَبْعَثُ مَنْ فِیْ الْقُبُوْرِ اَللّٰہُمَّ فَضْلُکَ رَجَآءِیْ وَ

كَرَمُكَ وَ رَحْمَتُكَ اَمَلِیْ لاَ عَمَلَ لِیْ اَسْتَحِقُّ بِہٖ الْجَنَّۃَ وَ لاَ طَاعَۃَ لِیْ اَسْتَوْجِبُ بِہَا الرِّضْوَانَ اِلاَّ اَنِّیْ اَعْتَقَدْتُ تَوْحِیْدِکَ وَ عَدْلِکَ وَارْتَجَیْتُ اِحْسَانَکَ وَ فَضْلَکَ وَ تَشَفَّعْتُ اِلَیْکَ بِالنَّبِیِّ وَ اٰلِہٖ مِنْ اَحِبَّتِکَ وَ اَنْتَ اَکْرَمُ الْاَکْرَمِیْنَ وَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ وَ سَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا وَّ لاَحَوْلَ وَ لاَ قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰہُمَّ یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اِنِّیْ اَوْدَعْتُکَ یَقِیْنِیْ ہٰذَا وَ ثَبَاتَ دِیْنِیْ وَ اَنْتَ خَیْرُ مُسْتَوْدَعٍ وَ قَدْ اَمَرْتَنَا بِحِفْظِ الْوَدَاءِع فَرُدَّہٗ عَلَیَّ وَقْتَ حُضُوْرِ مَوْتِیْ وَ عِنْدَ مَسْءَلَۃِ مُنْکَرٍ وَّنَکِیْرٍ بِمُحَمَّدٍ وَّ آلِہِ الطَّاہِرِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

## آیۃالکرسی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰہُ لَآاِلٰہَ اِلاَّ ہُوَ، اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ، لاَ تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلاَ نُوْمٌ، لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ، مَنْ ذَالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلاَّ بِاِذْنِہٖ، یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْہِمْ وَمَا خَلْفَہُمْ، وَلاَ یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلاَّ بِمَا شَآءَ، وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ، وَلاَ یَءُوْدُہٗ حِفْظُہُمَا، وَہُوَ الْعَلِیُّ

الْعَظِیْمُ ۔ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنَ، قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ، فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰہِ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی، لاَانْفِصَامَ لَہَا، وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۔ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لا یُخْرِجُہُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ، وَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْآ اَوْلِیٰٓءُہُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَہُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ، اُولٰٓءِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ، ہُمْ فِیْہَا خٰلِدُوْنَ .

## زیارت (وارثہ) حضرت امام حسین علیہ السلام

اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَآ اَبَا عَبْدِاللّٰہِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ.

پھر یہ زیارت وارثہ پڑھے۔

اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اٰدَمَ صَفْوَۃِ اللّٰہِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اِبْرَاہِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰہِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ مُوْسٰی کَلِیْمِ اللّٰہِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ عِیْسٰی رُوْحِ اللّٰہِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِیْبِ اللّٰہِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ عَلِیٍّ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَابْنَ مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَابْنَ عَلِیِ نِ الْمُرْتَضٰی اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا بْنَ فَاطِمَۃَ الزَّہْرَآءِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَابْنَ

خَدِیْجَۃَ الْکُبْریٰ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا ثَارَ اللّٰہِ وَابْنَ ثَارِہٖ وَالْوِتْرَ الْمُوْتُوْرَ اَشْہَدُ اَنَّکَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَیْتَ الزَّکٰوۃَ وَ اَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَہَیْتَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَ اَطَعْتَ اللّٰہُ وَ رَسُوْلَہٗ حَتّٰی اَتٰیکَ الْیَقِیْنُ فَلَعَنَ اللّٰہُ اُمَّۃً قَتَلَتْکَ وَ لَعَنَ اللّٰہُ اُمَّۃً ظَلَمَتْکَ وَ لَعَنَ اللّٰہُ اُمَّۃً سَمِعَتْ بِذٰالِکَ فَرَضِیَتْ بِہٖ یَا مَوْلاَیَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَشْہَدُ اَنَّکَ کُنْتَ نُوْراً فِی الْاَصْلاَبِ الشَّامِخَۃِ وَالْاَرْحَامِ الْمُطَہَّرَۃِ لَمْ تُنَجِّسْکَ الْجَاہِلِیَّۃُ بِاَنْجَاسِہَا وَلَمْ تُلْبِسْکَ مِنْ مُدْ لَہِمَّاتِ ثِیَابِہَا وَ اَشْہَدُ اَنَّکَ مِنْ دَعَآءِمِ الدِّیْنَ وَ اَرْکَانِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اَشْہَدُ اَنَّکَ الْاِمَامُ الْبَرُّ التَّقِیُّ الرَّضِیُّ الزَّکِیُّ الْہَادِی الْمَہْدِیُّ وَ اَشْہَدُ اَنَّ الْاَءِمَّۃَ مِنْ وُلْدِکَ کَلِمَۃُ التَّقْویٰ وَ اَعْلاَمُ الْہُدیٰ وَالْعُرْوَۃُ الْوُثْقیٰ وَالْحُجَّۃُ عَلیٰ اَہْلِ الدُّنْیَا وَ اُشْہِدُ اللّٰہَ وَ مَلآءِکَتَہٗ وَ اَنْبِیآءَہٗ وَ رُسُلَہٗ اِنِّیْ بِکُمْ مُؤْمِنٌ وَ بِاِیَابِکُمْ مُوْمِنٌ بِشَرَایِعِ دِیْنِیْ وَ خَوَاتِیْمِ عَمَلِیْ وَ قَلْبِیْ لِقَلْبِکُمْ سِلْمٌ وَ اَمْرِیْ لِاَمْرِکُمْ مُتَّبِعٌ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَ عَلیٰ اَرْوَاحِکُمْ وَ عَلیٰ اَجْسَادِکُمْ وَ عَلیٰ اَجْسَامِکُمْ وَ عَلیٰ شَاہِدِکُمْ وَ عَلیٰ غَآءِبِکُمْ وَ عَلیٰ ظَاہِرِکُمْ وَ عَلیٰ بَاطِنِکُمْ.

# زیارت جناب علی اکبر علیہ السلام

اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَابْنَ نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَابْنَ الْحُسَیْنِ الشَّہِیْدِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ اَیُّہَا الشَّہِیْدُ وَابْنُ الشَّہِیْدِ السَّلاَمُ عَلَیْکَ اَیُّہَا الْمَظْلُوْمُ وَابْنُ الْمَظْلُوْمِ لَعَنَ اللّٰہُ اُمَّۃً قَتَلَتْکَ وَ لَعَنَ اللّٰہُ اُمَّۃً ظَلَمَتْکَ وَ لَعَنَ اللّٰہُ اُمَّۃً سَمِعَتْ بِذَالِکَ فَرَضِیَتِ بِہٖ.

# زیارت تمام شہدائے کربلاء

اَلسَّلاَمُ عَلَیْکُمْ یَا اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ وَ اَحِبَّاءَہٗ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکُمْ یَا اَصْفِیَاءَ اللّٰہِ اَوِدَّاءَہٗ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ دِیْنِ اللّٰہِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃِ نِسَاءِ الْعٰلَمِیْنَ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ اَبِیْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِیِّ نِ الزَّکِیِّ النَّاصِحِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتُمْ وَ اُمِّیْ طِبْتُمْ وَ طَابَتِ الْاَرْضُ الَّتِیْ فِیْہَا دُفِنْتُمْ وَ فُزْتُمْ فَوْزاً عَظِیْماً فَیَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَکُمْ فَاَفُوْزَ مَعَکُمْ.

## زیارت حضرت عباس علیہ السلام

اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الفَضْلِ الْعَبَّاس یَابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْن اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ اَیُّہَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ الْمُطِیْعُ لِلّٰہِ وَ لِرَسُوْلِہٖ اَشْہَدُ اَنَّکَ قَدْ جَاہَدْتَ وَ نَصَحْتَ وَ صَبَرْتَ حَتّٰی اَتٰیکَ الْیَقِیْنُ لَعَنَ اللّٰہُ الظّٰالِمِین لَکُمْ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ وَ اَلْحَقْہُمْ بِدَرَکِ الْجَحِیْمِ.

## حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت

اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا مَوْلاَیَ وَابْنَ مَوْلاَیَ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا غَرِیْبَ الْغُرَبَاءِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا سُلْطَانَ الْعَرَبِ وَالْعَجَم اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْحَسَنِ عَلِیِ ابْنِ مُوْسَی الرِّضَا وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ.

## حضرت امام زمانہ عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی زیارت

اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَۃَ الرَّحْمٰنِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا شَرِیْکَ الْقُرْآنِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا مَوْلَانَا صَاحِبَ الْعَصْرِ وَ الزَّمَانِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ.

# امام زمانہ علیہ السلام کی زیارت

سید ابن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اپنے زمانے کے امام کو یاد کرنا چاہئے اور ہر روز نماز صبح کے بعد یہ زیارت پڑھنا مستحب ہے۔

اَللّٰھُمَّ بَلِّغْ مَوْلَایَ صَاحِبَ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ عَنْ جَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ فِیْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبِھَا وَ بَرِّھَا وَ بَحْرِھَا وَ سَھْلِھَا وَ جَبَلِھَا حَیِّھِمْ وَ مَیِّتِھِمْ وَ عَنْ وَالِدَیَّ وَ وَلَدِیْ وَ عَنِّیْ مِنَ الصَّلَوَاتِ وَ التَّحِیَّاتِ زِنَۃَ عَرْشِ اللّٰہِ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ وَ مُنْتَھٰی رِضَاہُ وَعَدَدَ مَآ اَحْصَاہُ کِتَابُہٗ وَ اَحَاطَ بِہٖ عِلْمُہٗ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُجَدِّدُ لَہٗ فِی ھٰذَا الْیَوْمِ وَ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ عَھْدًا وَّ عَقْدًا وَ بَیْعَۃً فِیْ رَقَبَتِیْ اَللّٰھُمَّ کَمَا شَرَّفْتَنِیْ بِھٰذَا التَّشْرِیْفِ وَ فَضَّلْتَنِیْ بِھٰذِہِ الْفَضِیْلَۃِ وَ خَصَصْتَنِیْ بِھٰذِہِ النِّعْمَۃِ فَصَلِّ عَلٰی مَوْلَایَ وَ سَیِّدِیْ صَاحِبِ الزَّمَانِ وَ اجْعَلْنِیْ مِنْ اَنْصَارِہٖ وَ اَشْیَاعِہٖ وَ الذَّآبِّیْنَ عَنْہُ وَ اجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُسْتَشْھَدِیْنَ بَیْنَ یَدَیْہِ طَآءِعًا غَیْرَ مُکْرَہٍ فِیْ الصَّفِّ الَّذِیْ نَعَتَّ اَھْلَہٗ فِیْ کِتَابِکَ فَقُلْتَ صَفًّا کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَرْصُوْصٌ عَلٰی طَاعَتِکَ وَ طَاعَۃِ رَسُوْلِکَ وَاٰلِہٖ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ بَیْعَۃٌ لَہٗ فِیْ عُنُقِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ.

# زیارت جامعہ صغیرہ

شیخ کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: کسی نے میرے والد سے امام حسین علیہ السلام کے مزار کی زیارت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے کہا: ان کے مزار کے آس پاس کی مسجدوں میں نماز پڑھو اور ان میں سے ہر جگہ یہ زیارت پڑھنا کافی ہے:

اَلسَّلاَمُ عَلٰۤی اَوْلِیَآءِ اللّٰہِ وَ اَصْفِیَآءِہٖ.

اَلسَّلاَمُ عَلٰۤی اُمَنَآءِ اللّٰہِ وَ اَحِبَّآءِہٖ.

اَلسَّلاَمُ عَلٰۤی اَنْصَارِ اللّٰہِ وَ خُلَفَآءِہٖ.

اَلسَّلاَمُ عَلٰۤی مَحَالِّ مَعْرِفَۃِ اللّٰہِ.

اَلسَّلاَمُ عَلٰۤی مَسَاکِنِ ذِکْرِ اللّٰہِ.

اَلسَّلاَمُ عَلٰۤی مُظَاہِرِیْ اَمْرِ اللّٰہِ وَ نَہْیِہٖ.

اَلسَّلاَمُ عَلَی الدُّعَاۃِ اِلَی اللّٰہِ.

اَلسَّلاَمُ عَلَی الْمُسْتَقَرِّیْنَ فِیْ مَرْضَاۃِ اللّٰہِ.

اَلسَّلاَمُ عَلَی الْمُمَحِّصِیْنَ فِیْ طَاعَۃِ اللّٰہِ.

اَلسَّلاَمُ عَلَی الْاَدِلاَّءِ عَلَی اللّٰہِ.

اَلسَّلاَمُ عَلَی الَّذِیْنَ مَنْ وَّالاَہُمْ فَقَدْ وَالَی اللّٰہِ.

وَمَنْ عَادَاہُمْ فَقَدْ عَادَی اللّٰہَ وَ مَنْ عَرَفَہُمْ فَقَدْ عَرَفَ اللّٰہَ وَ مَنْ جَہِلَہُمْ فَقَدْ جَہِلَ اللّٰہَ وَ مَنِ اعْتَصَمَ بِہِمْ فَقَدِاعْتَصَمَ بِاللّٰہِ وَ مَنْ تَخَلّٰی مِنْہُمْ فَقَدْ تَخَلّٰی مِنَ اللّٰہِ اُشْہِدُاللّٰہَ اِنِّیْ سِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَکُمْ وَ حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَکُمْ مُؤْمِنٌ بِسِرِّکُمْ وَ عَلاَنِیَّتِکُمْ مُفَوِّضٌ فِیْ ذَالِکَ کُلِّہٖ اِلَیْکُمْ لَعَنَ اللّٰہُ عَدُوَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَ اَبْرَاُ اِلَی اللّٰہِ مِنْہُمْ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ.

پس محمد اور آل محمد علیہم السلام پر نام بنام بکثرت درود بھیجو۔ ان کے اعداء سے اللہ کے سامنے اظہار برأت کرواور اپنے لیے اور مؤمنین ومؤمنات کے لیے جو چاہو دُعا مانگو۔

## زیارتِ اہلِ قبور

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص قبرستان میں داخل ہو اور یہ کہے۔

تو خداوند عالم اس کے لیے پچاس سال کی عبادت کا ثواب لکھے گا اور پچاس برس کے گناہ اس کے اور اس کے والدین کے مٹادے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلسَّلاَمِ عَلٰیٓ اَہْلِ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ مِنْ اَہْلِ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ یَا

اَہْلَ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ بِحَقِّ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ کَیْفَ وَجَدْتُّمْ قَوْلَ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ مِنْ اَہْلِ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ یَا لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ بِحَقِّ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ اِغْفِرْ لِمَنْ قَالَ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَۃِ مَنْ قَالَ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰہِ.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰہُمَّ اَدْخِلْ عَلیٰ اَہْلِ الْقُبُوْرِ السُّرُوْرَ اَللّٰہُمَّ اَغْنِ کُلَّ فَقِیْرٍ اَللّٰہُمَّ اَشْبِعْ کُلَّ جَایِعٍ اَللّٰہُمَّ اکْسُ کُلَّ عُرْیَانٍ اَللّٰہُمَّ اقْضِ دَیْنَ کُلِّ مَدِیْنٍ اَللّٰہُمَّ فَرِّجْ عَنْ کُلِّ مَکْرُوْبٍ اَللّٰہُمَّ رُدَّ کُلَّ غَرِیْبٍ اَللّٰہُمَّ فُکَّ کُلَّ اَسِیْرٍ اَللّٰہُمَّ اَصْلِحْ کُلَّ فَاسِدٍ مِنْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰہُمَّ اشْفِ کُلَّ مَرِیْضٍ اَللّٰہُمَّ سُدَّ فَقْرَنَا بِغِنَاکَ اَللّٰہُمَّ غَیِّرْ سُوْءَ حَالِنَا بِحُسْنِ حَالِکَ اَللّٰہُمَّ اقْضِ عَنَّا الدَّیْنَ وَ اَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ اِنَّکَ عَلیٰ کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

## منظوم فاتحہ چہاردہ معصومین علیہم السلام

یہ منظوم فاتحہ خصوصیت سے محرم الحرام کی [illegible] تاریخ کو پڑھی جاتی ہے۔

# فاتحہ

بہر ترویح احمدؐ مختار — آں شفیع امم بروز شمار
بہر ترویح روح پاک علیؑ — کاشف سرِّ حق خفی و جلی
بہر ترویح روح پاک بتول — زوجۂ مرتضیٰ و بنت رسولؐ
بہر ترویح روح پاک حسنؑ — سبط احمد شہِ زمین و زمن
بہر ترویح روح پاک حسینؑ — راکب دوش سیّدالثقلین
بہر ترویح حضرت سجادؑ — آں امام انام زین العباد
بہر ترویح حضرت باقرؑ — واقف علم باطن و ظاہر
بہر ترویح حضرت صادقؑ — رائج شرع مصحفِ ناطق
بہر ترویح حضرت موسیٰؑ — ہادیِ دیں امام ہر دوسرا
بہر ترویح ضامن و ثامن — حجتِ حق امام سِرّ و علن
بہر ترویح روح پاک تقیؑ — رازدار قدیم لم یزلی
بہر ترویح روح پاک نقیؑ — عسکریؑ نور دیدۂ نبوی
بہر ترویح نور دیدۂ ناس — رایت افروز حضرت عباسؑ
بہر ترویح اکبرؑ و اصغرؑ — نور دیدہ امام تشنہ جگر
بہر ترویح شاہزادہ زمن — قاسمِ نوشہ ابن شاہ حسنؑ
بہر ترویح جملۂ شہدا — کہ نمودند نثار جاں خودہا
از برائے ظہور مہدیؑ دیں — اشرف الناس شاہِ خلد بریں
پس بخوانید مومنیں حضرات — سورۂ فاتحہ دگر صلواۃ